الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ٣ جمعۃ المبارک ١١ر اکتوبر ١٩٩٦ء شمارہ ٤١

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی وفاداری دکھائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے۔

"بعض انسانوں کو دیکھو گے کہ کافیاں اور شعر سن کر وجد و طرب میں آ جاتے ہیں، مگر جب مثلاً ان کو کسی شہادت کے لئے بلایا جائے، تو عذر کریں گے کہ ہمیں معاف رکھو، ہمیں تو فریقین سے تعلق ہے۔ ہمیں اس معاملہ میں داخل نہ کرو۔ پس سچائی کا اظہار نہ کریں گے۔ ایسے لوگوں کے وجد و سرور سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے۔ جب کسی ابتلاء میں آ جاتے ہیں، تو اپنی صداقت کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ ان کا وجد و سرور قابل تعریف نہیں۔ یہ وجد و سرور ایک عارضی چیز اور طبعی امر ہے۔ بعض منکرین اسلام جن کو تمام پاکبازوں سے دلی عداوت ہے وہ بھی اس سرور سے حصہ لیتے ہیں۔ ایک متعصب ہندو مثنوی مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہ پڑھ کر سرور حاصل کرتا تھا حالانکہ وہ دشمن اسلام تھا۔ کیا تم سانپ کو پاکباز مانو گے جو بانسری سن کر سرور میں آ جاتا ہے یا اونٹ کو خدا رسیدہ قرار دو گے جو خوش الحانی سے نشہ میں آ جاتا ہے۔

سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی وفاداری دکھائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو نوکر ہیں۔ ایک نوکر دن میں کئی دفعہ اپنے مالک کی خدمت میں آکر سلام کرتا ہے اور ہروقت اس کے گرد و پیش رہتا ہے۔ دوسرا اس کے پاس بہت کم آتا ہے، مگر مالک پہلے کو بہت قلیل تنخواہ دیتا ہے اور دوسرے کو بہت زیادہ۔ اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ دوسرا ضرورت کے وقت اس پر جان بھی دینے کے لئے تیار ہے اور وفادار ہے اور پہلا کسی کے بہکانے سے مجھے قتل کرنے پر بھی آمادہ ہو جائے گا۔ یا کم از کم مجھے چھوڑ کر کسی دوسرے کی ملازمت اختیار کر لے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ سے وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا مگر پنج وقتہ نماز ادا کرتا ہے اور اشراق تک بھی پڑھتا ہے بلکہ کئی ایک اوراد بھی تجویز کئے ہوئے ہیں، تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک وفادار انسان سے کوئی نسبت نہیں رکھتا، کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ابتلاء کے وقت وفاداری نہیں دکھلائے گا۔ جب انسان وفاداری اختیار کرے گا تو سرور لازمی طور پر اس کو حاصل ہو جائے گا جیسا کہ کھانا آتا ہے تو دسترخوان بھی ساتھ آ جاتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ کاملوں پر بھی بعض قبض کے وقت آ جاتے ہیں کیونکہ قبض کے وقت انسان کو سرور کی قدر زیادہ ہوتی ہے اور اس کو زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد اول (طبع جدید) صفحہ ٤٧٢-٤٧٣)

مغفرت کے طالب کے لئے اپنے گناہوں پر نظر رکھ کر گناہوں کو کم کرنے کی خلوص نیت سے کوشش کرنا اور کرتے چلے جانا لازم ہے

سب سے زیادہ فضل سچوں کو ملتا ہے۔ اللہ کو وہی ادائیں پسند آتی ہیں جن کا سچائی سے تعلق ہے اور خلوص سے تعلق ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ٢٧ ستمبر ١٩٩٦ء)

لندن (٢٧ ستمبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الحدید کی آیات ٢١ اور ٢٢ کی تلاوت فرمائی اور گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ ایک اقتباس کے حوالہ سے مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے اس کی نہایت لطیف تشریح بیان فرمائی۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگرام "ملاقات" میں مختلف اور متنوع نوعیت کے پروگرام روزانہ پیش کئے جاتے ہیں۔ ہفتہ کے روز بچوں اور بچیوں سے ملاقات کا پروگرام ہوتا ہے۔ اس پروگرام میں جو انگریزی زبان میں ہوتا ہے حضور انور بڑے بے تکلف ماحول میں بچوں اور بچیوں سے گفتگو فرماتے ہیں۔ بچے تلاوت، نظم، تقاریر یا دیگر پروگرام پیش کرتے ہیں۔ حضور انور حسب ضرورت ان کی درستی بھی فرماتے ہیں اور ساتھ کے ساتھ بہت قیمتی نصائح بھی فرماتے ہیں۔ اس دور میں احمدی بچوں اور بچیوں کی یہ خوش قسمتی ہے کہ انہیں حضور انور جیسا معلم اور استاد میسر ہے اور حضور انور کے فیض کا دائرہ ایم ٹی اے کے ذریعہ عالمگیر ہے۔ ہر ملک میں والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو حضور انور کا یہ ہفتہ کا پروگرام بڑے اہتمام سے دکھائیں۔ اس طریق کو اپنایا جائے تو گویا اکناف عالم میں ہر احمدی گھرانہ میں، بچوں کی ہفتہ وار تعلیمی اور تربیتی کلاس منعقد ہونے لگے گی۔ والدین کو اپنے گھروں میں اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

○○○_○○_○○○

ہفتہ، ٢١ر ستمبر ١٩٩٦ء:

کل جمعۃ المبارک، ٢٠ ستمبر سے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع شروع ہوا۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجتماع کے پروگرام میں شمولیت کی وجہ سے آج بچوں کی کلاس نہیں ہوئی۔ اور "ملاقات" پروگرام کے وقت ایک گزشتہ "ترجمۃ القرآن" کلاس دکھائی گئی۔

اتوار، ٢٢ر ستمبر ١٩٩٦ء:

آج کے پروگرام "ملاقات" میں ایک گزشتہ انگریزی سوال و جواب کی مجلس دوبارہ دکھائی گئی۔

سوموار، منگل ٢٣ر اور ٢٤ر ستمبر ١٩٩٦ء:

ان دو دنوں میں حسب معمول ترجمۃ القرآن کی دو کلاسز نمبر ١٥٢ اور نمبر ١٥٣ ہوئیں۔ جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علی الترتیب سورہ الکہف کی آیات ٣٣ تا ٤٧ اور ٤٨ تا ٥٨ کا ترجمہ اور نہایت لطیف تشریح بیان فرمائی۔

بدھ، جمعرات ٢٥ر اور ٢٦ر ستمبر ١٩٩٦ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب معمول ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ١٨٠ اور ١٨١ لیں۔

جمعۃ المبارک، ٢٧ر ستمبر ١٩٩٦ء:

اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس سوال و جواب ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کے جن سوالوں کے جوابات عطا فرمائے وہ یہ تھے:

☆ تفسیر صغیر میں سورہ النحل کی آیت ٦٠ کے ترجمہ میں "شناعت" کا لفظ استعمال ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

☆ حضور انور نے تجارت میں دیانت اور امانت کے بارہ میں فرمایا ہے لیکن آج کل انٹرنیشنل تجارت میں بعض مسائل شامل ہو گئے ہیں جو سود اور خصوصاً سٹہ بازی سے متعلق ہیں۔ ان کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ کا کیا ارشاد ہے؟

☆ تبلیغ کرتے ہوئے مذہب کا مقصد اطمینان قلب بیان کیا جاتا ہے۔ اور بعض عیسائی کہتے ہیں کہ ہمیں اطمینان قلب حاصل ہے۔ ان کو کیا جواب دیا جائے؟

☆ بوزنیا کے حالیہ انتخابات میں عزت بیگووچ کو مخلوط حکومت کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ آپ کے خیال میں کیا یہ مخلوط حکومت کامیاب رہے گی؟

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام میں جو فصاحت و بلاغت ملتی ہے اس کے حوالے سے سوال ہے کہ کیا ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس فصاحت و بلاغت کو ایسا مقام ملے کہ اپنے اور غیر سب اس کا اعتراف کریں؟

☆ ہومیو پیتھی کی ایک دوا کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تھا کہ یہ دوائی ملاؤں کے لئے نہیں ہے۔ ان کا علاج روحانی ہے۔ اس کی کیا وضاحت ہے؟

☆ بعض لوگ جو دستی خطوط بھجواتے ہیں اور لانے والوں کو تاکید کرتے ہیں کہ وہ خود آپ کی خدمت میں ان کے خطوط پیش کریں تو کیا اس سے خطوط بھجوانے والوں کا واقعی کوئی فائدہ ہوتا ہے اور پھر عام ڈاک میں بھجوائے جانے والے دوسرے لوگوں کے خطوط کیا آپ کی خدمت میں پیش نہیں ہوتے؟

باقی اگلے صفحہ پر

اداریہ

کس از پئے مدام دریں خاکداں نماند

ہمارے نہایت ہی محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو۔ کے۔ آفتاب احمد خان صاحب یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء کو بقضائے الٰہی اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کیں جہاں باکسے وفا نہ کند ☆ نہ کند صبر تا جدا نہ کند

اس دنیا میں کسی کو بھی دوام حاصل نہیں۔ ہر چیز فنا ہونے والی اور مٹنے والی ہے اور مالک حقیقی اللہ کی طرف لوٹ کر جانے والی ہے۔ مبارک ہے وہ جو خدا کی رضا کی راہوں پر چلتے ہوئے اس کے دین اور اس کی مخلوق کی خدمت اور فلاح و بہبود کے کام سرانجام دیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو۔ خاتمہ بالخیر بہت ہی اہم اور مبارک چیز ہے۔ مکرم آفتاب احمد خان صاحب کی وفات پر اگرچہ دل غمگین ہیں اور چہرے افسردہ لیکن ان کی خدمات دینیہ اور نیک انجام پر نظر ڈالتے ہوئے ہم اللہ تعالیٰ سے پرامید ہیں کہ وہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات سے نوازے گا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء میں مرحوم آفتاب احمد خان صاحب کا جن محبت بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا ہے اور آپ کو دعاؤں سے نوازا ہے یقیناً وہ ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتوں اور افضال کے نزول کا موجب ہوگا۔

مکرم آفتاب احمد خان صاحب بہت خلیق اور پرکشش شخصیت کے حامل انسان تھے۔ اپنی نیکی، دیانت اور حسن خلق کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں یکساں مقبول تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ تک مختلف حیثیتوں میں مختلف ممالک میں اپنے ملک پاکستان کی خدمت کی توفیق ملی لیکن حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے آخری دس گیارہ سال میں آپ کو جس بھرپور انداز میں نہ صرف جماعت احمدیہ یو۔ کے۔ بلکہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی ہدایت پر عالمی سطح پر جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کی نہایت اہم اور تاریخ ساز خدمات کی توفیق نصیب ہوئی وہ آپ کی دیگر تمام قومی اور ملکی خدمات پر نمایاں فوقیت اور برتری رکھتی ہیں۔ بحیثیت ایک ڈپلومیٹ اور سفیر کے آپ نے اپنی ملازمت کے دوران جو مہارت اور تجربہ حاصل کیا تھا آپ کی ان صلاحیتوں اور استعدادوں میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ساتھ براہ راست رابطہ اور آپ کی روحانی توجہات اور رہنمائی اور دعاؤں سے ایک غیر معمولی نکھار پیدا ہوا اور مختلف سطحوں پر رابطوں کے لئے آپ کو جماعت کی نمائندگی کی سعادت نصیب ہوتی رہی۔ اور جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں آپ کے کاموں پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا اب آپ خوب صیقل ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی بے پایاں رحمت و مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور آپ کی اولاد کو یہ توفیق اور سعادت بخشے کہ وہ اپنے مرحوم والد کی نیکیوں کو اپنا کر انہیں زندہ جاوید رکھیں اور آپ کی بلندی درجات کا ایک ذریعہ بنیں۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار ☆ داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم
نیز ما را از بلا ہائے زماں محفوظ دار ☆ تکیہ گاہ ما توئی اے قادر و رب رحیم

مکرم آفتاب احمد خان صاحب (مرحوم) کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے ہمیں یقین کامل ہے کہ خدا تعالیٰ خود اپنے فضل سے اس خلا کو جلد پورا فرمائے گا لیکن ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اس وصال کے نتیجہ میں اپنے اوپر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا احساس بیدار کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو خدا کے دین کے کاموں کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے۔ آیئے اس موقعہ پر ہم یہ عزم کریں کہ جن نیک کاموں کو سرانجام دیتے ہوئے اور رضائے باری تعالیٰ کی جن راہوں پر چلتے ہوئے ہمارے بزرگ اس دنیا سے رخصت ہوئے ہم ان نیکیوں کو مرنے نہیں دیں گے اور ہم خدا سے تعلق بڑھائیں گے اور ہمارے اندر اس تعلق کے نتیجہ میں پہلے سے بڑھ کر نیکیاں آئیں گی۔ انشاء اللہ۔

عروسی بود نوبت ماتمت ☆ اگر برنکوئی بود خاتمت

تیرے ماتم کا وقت شادی بن جائے اگر تیرا خاتمہ نیکی پر ہو۔ اے اللہ! تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔

عالمی بیعت

تھا میرے روبرو، کہ ورائے حجاب تھا
منظر جو سامنے تھا حقیقت کہ خواب تھا
منظر رہا جو عالم امکان سے پرے
چشم فلک نے آج تک دیکھا نہ تھا جسے
عکس و صدا کی لہر بیک وقت یوں اٹھی
اس کی جھلک زمیں کے کناروں نے دیکھ لی
انوار عرش کی لگی یوں فرش پر جھڑی
حیرت فزائے عالم امکاں تھی وہ گھڑی
آزاد سب قیود زمانہ سے دیکھ لی
آنکھوں نے بزم مہدیٔ دوراں سجی ہوئی
لوگ آ گئے تھے نذرِ دل و جاں لئے ہوئے
اقوام شرق و غرب و شمال و جنوب سے
عالَم تمام اس کی زیارت میں تھا مگن
دادا کا سبز کوٹ تھا پوتے کے زیبِ تن
ہر ملک ہر زبان میں بیعت تھی ہو رہی
دنیا درون حلقۂ توحید آ گئی
اک ذات وہ بھی تھی، جو اس محفل کی جان تھی
کیا شان ابنِ، ابنِ مسیحا کی شان تھی

(عبدالمنان ناہید)

بقیہ: ۔ مختصرات

☆ سورہ الغاشیہ میں "والی الابل کیف خلقت" کی آیت آتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ باقی سب جانوروں کو چھوڑ کر خاص طور پر اونٹ کو کیوں چنا گیا ہے؟

☆ آڈیو اور ویڈیو ٹیپس کچھ عرصہ کے بعد خراب ہو جاتی ہیں۔ خلفائے احمدیت کے ارشادات اور دوسرے قیمتی ریکارڈز کو محفوظ کرنے کے لئے کیا صورت اختیار کی جا رہی ہے؟

☆ حضرت مصلح موعودؓ نے فضائل القرآن میں رجولیت، نسائیت اور صفت مریمی کے بارہ میں بیان فرمایا ہے اس کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ حضور سے وضاحت کی درخواست ہے؟

☆ کیا ہومیوپیتھی ذریعہ علاج کا قرآن کریم یا حدیث میں بھی کوئی ذکر ہے؟

(ع ۔ م ۔ ر)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے آیت کریمہ "سابقوا الی مغفرۃ من ربکم و جنۃ ...... الخ" کے متعلق فرمایا کہ اس جگہ کسی اور مضمون کو بیان کرنے کی بجائے محض مغفرت کو جنت کی کنجی کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت کریمہ میں مغفرت کی وسعت و عظمت کا جو مضمون ہے اسے ہر دوسری چیز پر وسیع اور حاوی کر کے جنت ہی کا نام مغفرت رکھ دیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت کا ایک ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور ایسی جنت کی طرف آگے بڑھو جس کی قیمت زمین و آسمان کے برابر ہے۔ لیکن میں نے جو اس جگہ اس کی وسعت کے مضمون کا ترجمہ بیان کیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے تصدیق یافتہ ہے۔ حضور نے ان آیات کے مطالب کو سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ لامتناہی جنتوں کی طرف بلانے کا مضمون خدا کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے ہمیشہ اللہ سے فضل طلب کرتے رہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس میں یہ بھی مضمون ہے کہ تمام کائنات کی وسعتیں بھی تم مانگ لو تو تب بھی خدا کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے ارشادات مبارکہ میں اس مضمون کو بہت خوبصورت مثالوں کے ساتھ کھول کر بیان فرمایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مغفرت کے ساتھ جہاں رحمت کا تعلق ہے وہاں فضل کے ساتھ رضائے باری تعالیٰ کا مضمون ہے۔ مغفرت کے طالب کے لئے اپنے گناہوں پر نظر رکھ کر گناہوں کو کم کرنے کی خلوص نیت سے کوشش کرنا اور کرتے چلے جانا لازم ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کے نتیجے میں خدا کی طرف سے مغفرت کا وعدہ ہے جو اس حد تک لامتناہی ہے کہ زمین و آسمان، تمام کائنات پر حاوی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ فضل حاصل کرنے کا تقاضا ہے کہ ایسی ادائیں اختیار کرو جن پر خدا کے پیار کی نظر پڑے۔ اس ادا میں گہرا حسن ہونا چاہئے جو اس کی فطرت کے خلوص اور سچائی پر مبنی ہے۔ جہاں بھی خدا کے ایسی اداؤں پر پیار کا ذکر ملتا ہے وہاں ہر جگہ سچائی کارفرما دکھائی دیتی ہے۔ سچائی کے نتیجہ میں غلطی بھی پیاری لگتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے زیادہ فضل سچوں کو ملتا ہے۔ تمام انبیاء کو نبوت کا فیض سچائی کا نتیجہ میں ملتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کو وہی ادائیں پسند آتی ہیں جن کا سچائی سے تعلق ہے اور خلوص سے تعلق ہے۔ اس کے بغیر کوئی ادا اس کے حضور قابل قبول نہیں ہے۔

حضور نے خطبہ کے آخر پر فرمایا کہ وہ بدنصیب قومیں جن کا ہر انقلاب بدتر اندھیروں میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے ان قوموں کو روشنی دینے کے لئے خدا نے ہمیں مقرر فرمایا ہے۔ ان کی کامل مایوسیوں کو مغفرت کی امیدوں میں بدلنے کے لئے خدا نے ہمیں مقرر فرمایا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ ان کی زندگی ہم سے وابستہ کر دی گئی ہے۔ آج ہم ہی وہ مغفرت کے طالب ہیں جن کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہماری دعائیں اور ہمارا توجہ دلانا ان کے اندر شعور پیدا کر دے تو پھر وہ آخری کنارے سے پہلے پہلے مڑ سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہمیں اپنی عاقبت کو بھی خدا کی مغفرت کی چادر میں لپیٹنے کی توفیق ملے اور تمام بنی نوع انسان کی جہاں تک ہمارا پیغام پہنچتا ہے، ان سب کی بدحالت کو مغفرت کی حالت میں بدلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ نے آج جماعت احمدیہ ماریشس اور جماعت احمدیہ سپین کے سالانہ جلسوں کے انعقاد کا اعلان فرماتے ہوئے ہر دو جلسوں کی کامیابی کے لئے دعا کی بھی تحریک فرمائی۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کی جھلکیاں

(تیسری قسط)

گذشتہ رپورٹ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۰ ستمبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۳۸ میں ۲۸ اگست کو جرمن مہمانوں کے ساتھ منعقد ہونے والی مجالس سوال و جواب کا ذکر جاری تھا۔ اسی مجلس میں پوچھے جانے والے بعض سوالات کے جوابات حسب ذیل تھے۔

★ ایک خاتون نے سوال کیا کہ کیا مستقبل قریب میں کسی ایٹمی جنگ کا امکان ہے تو حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اس کا بڑے واضح طور پر ذکر موجود ہے لیکن یہ مذکور نہیں کہ یہ چین اور روس کے درمیان ہوگی، مگر عمومی ذکر موجود ہے۔

★ ایک مہمان نے پوچھا کہ کیا دوسرے سیاروں سے بھی یہاں لوگ آ سکتے ہیں اور ہم بھی وہاں جا سکتے ہیں؟

حضور نے فرمایا قرآن کریم میں یہ بھی ذکر موجود ہے کہ دوسرے سیاروں میں مخلوق موجود ہے اور خدا تعالیٰ اسے باہم ملا دینے پر قادر ہے۔ یہ کب اور کیسے ہوگا، ہم نہیں جانتے، لیکن ہوگا ضرور۔

★ ایک مہمان کا سوال تھا کہ زندگی اور مخلوق کے کیا معنے ہیں؟

حضور نے فرمایا کہ زندگی کے معنے خدا کے ذریعہ ہی معلوم کئے جاسکتے ہیں، زندگی خدا کے بغیر مکمل طور پر بےمعنی ہے۔ کیونکہ اگر زندگی اپنا خالق نہیں رکھتی تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور جب خدا کا وجود ثابت ہو جاتا ہے تو زندگی کا مطلب صرف یہی ہے کہ اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کیا جائے۔

★ اس مجلس کے آخر پر ایک خاتون کے ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ اسلام عورت کے متعلق ایسی تعلیم دیتا ہے کہ کسی مذہب میں اس کی مثال نہیں ملے گی۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ پھر قرآن ہرگز یہ نہیں کہتا کہ مرد کے حقوق زیادہ ہیں، بلکہ عورت کے بھی برابر کے حقوق بتلاتا ہے۔ پھر اگر اسلامی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو عورتیں بعض اوقات مردوں سے زیادہ خدمات سرانجام دیتی ہوئی نظر آئیں گی۔ حضور نے بڑے بھرپور انداز میں فرمایا کہ میں تو عورتوں کے حقوق کا زبردست وکیل ہوں۔ میری طرف سے عورتوں کی تحقیر یا ان کے حقوق کی پامالی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

اس طرح سے یہ پرکیف اور دلچسپ علمی مجلس سوال و جواب بہت اثر انگیز ماحول میں ساڑھے آٹھ بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔

ــــــ ۲۹ اگست ــــــ

آج بھی حضور پرنور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دفتری مصروفیات کا آغاز احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشنے سے فرمایا۔ اس کے بعد اڑھائی بجے تک حضور بعض دیگر دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ پھر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں اور چار بجے سہ پہر حضور مع افراد قافلہ Stuttgart کے لئے روانہ ہوئے جہاں Sindel Fingen نامی شہر کے ایک بہت کشادہ ہال میں بوزنین و البانین مہمانوں کے ساتھ ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ ٹھیک چھ بجے یہاں ورود فرما ہوئے اور اس تقریب کا آغاز فرمایا۔ اس تقریب میں سینکڑوں مہمانوں نے شرکت کی اور بہت سے مہمانوں نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اسلام اور احمدیت اور نظام جماعت اور بعض دیگر دینی مسائل کے بارہ میں سوالات پوچھے، جن کے حضور پرنور نے بڑی وضاحت کے ساتھ جوابات عطا فرمائے۔ حضور انور کے انگریزی میں کلمات مبارکہ کے بوزنین اور البانین زبانوں میں تراجم کا انتظام موجود تھا۔ یہ روح پرور مجلس سوال و جواب ساڑھے آٹھ بجے شب تک جاری رہی۔

اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ میونخ کے لئے روانہ ہوگئے اور دوران سفر Albhohe کے مقام پر حضور نے رات کا کھانا تناول فرمایا اور مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ پھر رات میونخ کے ریجنل مرکز المسجد المہدی Neufahrn میں ورود فرما ہوئے۔

ــــــ ۳۰ اگست ــــــ

آج جمعۃ المبارک تھا۔ دو بجے دوپہر حضور انور المسجد المہدی Neufahrn کے بالکل قریب واقع ایک ہال میں رونق افروز ہوئے۔ یہ وسیع و عریض خوبصورت ہال حضور ایدہ اللہ کے اس دورہ کے موقع پر مختلف تقاریب کے لئے مقامی جماعت نے کرایہ پر حاصل کیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کی آمد پر جمعہ کی دوسری اذان دی گئی اور حضور نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور نے ابتداء میں آیہ کریمہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں اصل مضمون شروع کرنے سے پہلے حالیہ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر جماعت احمدیہ جرمنی کی مہمانوازی کی تعریف فرمائی اور نصف گھنٹے تک اس کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے جماعت جرمنی کا شکریہ بھی ادا کیا اور اسے اپنی دعاؤں سے بھی نوازا۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ کے مضمون کی طرف واپس آئے اور محبت الٰہی کے مضمون کے تسلسل میں فرمایا کہ یہ مضمون میں آپ کو سنت رسولؐ کے حوالہ سے سمجھا رہا ہوں اور ہو سکتا ہے بعض لوگ اس سفر کو مشکل تصور کرکے گھبرا کر بیٹھ ہی رہیں۔ اس لئے میں آج وضاحت کرتا ہوں کہ قرآن کریم نے ان لوگوں کے لئے بھی بڑی واضح ہدایت دی ہے جو اپنے تئیں بےحد گناہ گار شمار کرتے ہیں کہ انہیں اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ اگر گناہ سرزد ہو جائیں تو انہیں جلد از جلد دھونے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہ داغ تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں اگر فوری طور پر محض ٹھنڈے پانی سے دھو دیا جائے تو وہ صاف ہو جاتے ہیں۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہی داغ اس قدر پختہ ہو جاتے ہیں کہ بہت زیادہ محنت اور کوشش کے بعد بھی نہیں دھلتے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس سلسلہ میں متعدد مثالیں دیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے مضمون سمجھایا اور ہر لحہ توبہ کا سفر جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور پرنور نے نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز بھی پڑھائی اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

شام چھ بجے حضور پرنور پھر اسی ہال میں رونق افروز ہوئے، اب حضور کے مخاطب مقامی جرمن مہمان تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو آٹھ بجے شب تک جاری رہا۔ حضور ایدہ اللہ کے کلمات مبارکہ کا جرمن ترجمہ محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب کو کرنے کی سعادت ملی۔

اس تقریب میں دو صحافی خواتین نے بھی شرکت کی اور تقریب کے بعد حضور ایدہ اللہ کا ایک مختصر سا انٹرویو بھی لیا۔

اس تقریب میں بڑے دلچسپ سوالات ہوئے جن کے حضور انور نے بڑی وضاحت کے ساتھ جوابات عطا فرمائے۔

★ ایک خاتون کا سوال تھا کہ حج کے موقع پر تو عورتوں کے لئے پردہ نہیں ہوتا، عام دنوں میں اس کی پابندی اسلام نے کیوں لازم قرار دی ہے؟

حضور پرنور نے اس کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے بتایا کہ پردہ دراصل عورت کو دوسروں کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے رکھا گیا ہے اور حج کے موقع پر ایسا ماحول ہوتا ہے کہ ہر شخص عبادت میں مشغول ہوتا ہے اور کسی قسم کے شر کا اندیشہ نہیں ہوتا، اس لئے وہاں پردہ کی اس طرح پابندی لازمی نہیں ہے۔

اسی ضمن میں اسی خاتون کے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ حج ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔ اس لئے حج کرنے کے بعد انسان کے کردار اور اعمال میں لازماً نیک تبدیلی آنی چاہئے، اگر ایسا نہیں ہوتا تو اس حج کا کوئی حقیقی فائدہ انسان کو نہیں ہو سکتا۔

اس تقریب میں متعدد ایسے سوالات بھی ہوئے جن کے جوابات حضور انور اپنے اسی دورہ کے دوران مختلف تقاریب میں عطا فرما چکے ہیں اور ان کا اجمالاً ذکر پہلے بھی گزر چکا ہے۔

★ تقریب کے بعد یہاں موجود صحافی خاتون نے حضور انور کا انٹرویو لیا جس میں مختلف امور کے بارہ میں سوالات پوچھے۔ اس نے یہ بھی پوچھا کہ آپ لندن کیوں آئے اور کب واپس جائیں گے؟ حضور نے فرمایا کہ میں پاکستان سے اس لئے آیا تھا کہ وہاں ایسے قوانین بنا دیئے گئے تھے جن کی وجہ سے میں اپنے فرائض ادا نہیں کر سکتا تھا اور واپس اسی صورت میں جاؤں گا جب یہ قوانین ختم کر دیئے جائیں گے۔ صحافی خاتون نے سوال کیا کہ آپ جو یہاں قریہ قریہ پہنچ کر تبلیغ اسلام کرتے ہیں تو کیا اس کے کوئی مثبت نتائج بھی سامنے آ رہے ہیں یعنی جرمنوں کا آپ کی طرف میلان بھی ہے یا نہیں؟ حضور نے فرمایا کہ جماعت میں باقاعدہ شامل ہونے والوں کی تعداد تو زیادہ نہیں ہے مگر جرمن قوم اب دلچسپی ضرور لینے لگی ہے۔ ہماری تقریبات میں جرمن آتے ہیں، سوالات پوچھتے ہیں اور جوابات بڑے غور کے ساتھ سنتے ہیں۔

ــــــ ۳۱ اگست ــــــ

آج صبح حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چند گھنٹوں کے لئے میونخ کے جنوبی علاقہ کی سیر کی۔ حضور ۹ بجے صبح اس سیر کے لئے المسجد المہدی سے روانہ ہوئے اور Oberammergau کے علاقہ میں مختلف جھیلوں کے کنارے، پہاڑوں کے بیچ، بل کھاتی سڑکوں پر آسٹریا کی سرحد کے قریب بلند و بالا پہاڑوں پر حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ کیا، دلفریب نظاروں اور پرکیف فضاؤں سے لطف اندوز ہوئے۔ اس دوران دو مختلف جگہوں پر حضور نے گاڑی سے اتر کر چہل قدمی بھی فرمائی۔ ایک جگہ Kochel am see پہنچ کر حضور نے Alpen Hotel نامی ایک ریستوران میں کافی بھی نوش فرمائی۔ اس سارے سفر کے دوران حضور نہایت خوشگوار اور پرشفقت انداز میں اپنے ہمسفروں کے ساتھ گھلے ملے رہے۔ آپ کے ساتھ اس سفر میں محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ، محترم محمد منور عابد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، خاکسار محمد الیاس منیر مربی سلسلہ جرمنی، محترم مظفر احمد باجوہ صاحب ایڈیشنل نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری جرمنی کو شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جبکہ محترم بشیر احمد صاحب آف لندن، محترم محمود زمان عباسی صاحب آف جرمنی، محترم مرزا عبدالوحید صاحب آف لندن کو ڈرائیونگ اور محترم ناصر سعید صاحب آف لندن اور محترم رفاقت احمد صاحب آف جرمنی کو حفاظت خاص کے فرائض سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

شام ۵ بجے TSV Hall Neu Fahrn میں مقامی جماعت نے بوزنین اور البانین مہمانوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کا اہتمام کر رکھا تھا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر حضور پرنور ہال میں رونق افروز ہوئے۔ مہمان بڑی کثرت کے ساتھ یہاں موجود تھے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا پھر آیات کریمہ کا بوزنین اور البانین زبانوں میں ترجمہ ہوا جس کے بعد مہمانوں نے سوالات کئے، حضور ایدہ اللہ نے ان کے جوابات ارشاد فرمائے۔ اس موقع پر البانین زبان میں محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب اور بوزنین زبان میں محترمہ آرمینیہ صاحبہ کو ترجمانی کے فرائض سرانجام دینے کی سعادت ملی۔

★ اس مجلس سوال و جواب میں سب سے پہلے ایک دوست نے پوچھا کہ تعویذ کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے؟ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اس کی قرآن میں کوئی سند نہیں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا بلکہ یہ قرآنی حکم کے صریحاً خلاف ہے جو ملاں لوگ پیسے لے کر دم کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کا واضح حکم ہے کہ لا تشتروا بآیات اللہ ثمناً قلیلاً۔ یہ لوگ بہت بڑے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ البتہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے کا ذکر ضرور حدیث میں ملتا ہے، اس سے

هفت روزہ الفضل انٹرنیشنل
کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

AGHA & CO.
ACCOUNTANTS
Sc 60 Refunds; Book-Keeping; Accountancy; Vat; Paye and Taxation Services provided at reasonable rates.
Please Contact Mr. AGHA on
0181-333 0921
0181-909 9359
204 Merton Road, SW18 5SW.
11 Tenby Ave. Harrow, Midx HA3 8RU

زائد کچھ نہیں۔

★ اسی دوست کے ایک دوسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ ہرگز درست نہیں ہے کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کا ذکر زیادہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کم۔ اگرچہ آنحضورؐ کا نام بار بار نہیں آیا مگر بالواسطہ طور پر آپؐ کا بہت سے مقامات پر ذکر موجود ہے۔ مثلاً آپؐ کو کبھی مزمل، کبھی مدثر، کبھی یٰس، طٰہٰ کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے تو کبھی قل کے الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے۔

★ ایک دوست نے پوچھا کہ اسلام میں کتنے فرقے ہیں اور ان میں سے کون سا فرقہ بہتر مسلمان ہے؟

حضور نے فرمایا کہ اندازاً ۷۳ فرقے ہیں جو بڑے بڑے ہیں۔ چھوٹے یا ذیلی فرقوں کی تعداد کم و بیش ہوتی رہتی ہے لیکن چونکہ حدیث میں پیشگوئی ہے کہ مسلمانوں کے فرقے ۷۳ ہوں گے اس لئے عام طور پر مسلمانوں کے فرقوں کی یہی تعداد بیان کی جاتی ہے اور جہاں تک ان میں سے کسی کے بہتر ہونے کا تعلق ہے تو یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کل یعمل علیٰ شاکلتہ فربکم اعلم بمن ھو اھدی سبیلاً اپنے آپ کو تو اپنے اعمال ہمیشہ اچھے ہی لگتے ہیں جیسے فرمایا کذالک زینا لھم اعمالھم کہ انکے اعمال انہیں اچھے اور خوبصورت کرکے دکھائے ہیں۔ تاہم ظاہری حالات کو دیکھ کر آپ خود بھی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس کا مؤقف، کس کا کردار معقول ہے اور قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔

★ ایک نو احمدی دوست کا سوال تھا کہ احمدیوں کے لئے کیا یہ ممکن ہے کہ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھے؟ اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو آپ کو خود جواب دینا چاہئے کہ آپ احمدی کیوں ہیں اور دوسروں سے کیا فرق ہے۔ آپ نے بیعت کی ہے اس امام کی جسے خدا نے مقرر فرمایا ہے، باقی امام تو لوگوں کے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ تو یہ ہے نمایاں فرق۔ احمدی اللہ کے مقرر کئے ہوئے امام کو چھوڑ کر لوگوں کے مقرر کردہ ایسے امام کے پیچھے کیسے نماز پڑھیں جو خدا کے احکام کا انکار کرتے ہیں، اسکے بھیجے ہوئے امام کو رد کرتے ہیں۔ ان کے پیچھے ہماری نماز کیسے ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کو یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے امام مہدی کا انکار کیوں کیا۔ یہ انکار دراصل اسی انکار کی ایک شاخ ہے جس کی ابتداء شیطان کے انکار سے ہوئی تھی اور اس نے یہ انکار اس لئے کیا تھا کہ میں آدم کو سجدہ کیوں کروں جبکہ وہ مجھ سے کمتر ہے۔

★ ایک مہمان نے سوال کیا کہ نماز میں اپنے ہاتھ آگے کیوں باندھتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ پیچھے تو کوئی بھی نہیں باندھتا، کچھ لوگ جو مالکی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں ہاتھ چھوڑ کر ضرور نماز پڑھتے ہیں اور یہ جو اختلاف ہے کوئی ایسا امر نہیں جو بہت خطرناک ہو۔ اگر تو ایسا کرنے والے احکام خداوندی اور سنت کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایسا کرتے ہیں تو نماز یقیناً قبول ہوگی کیونکہ خدا کوئی ملاں تھوڑی ہے۔

★ ایک دوست نے سوال کیا کہ مجھے بعض دوستوں نے بتایا ہے کہ احمدی لوگ اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں۔ اس نے وضاحت کی کہ ممکن ہے کہ میرے یہ دوست، دشمن ہی ہوں۔

حضور نے اس سوال پر حاضرین مجلس سے پوچھا کہ یہاں جو احمدی البانین اور بوزنین بیٹھے ہیں، ان میں سے کتنے ہیں جو اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں۔ چنانچہ پہلے البانین میں حضور کے اس استفسار کا ترجمہ ہوا تو سب نے اس کا انکار میں جواب دیا۔ پھر بوسنین احمدیوں تک حضور کے یہ کلمات پہنچائے گئے تو انہوں نے بھی حیرانی کے ساتھ انکار میں جواب دیا کہ ہم میں سے تو کسی کو بھی نبی ہونے کا دعویٰ نہیں ہے۔ اس پر حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا وہ دوست جس نے تمہیں یہ بات بتائی تھی بہت بڑا جھوٹا شخص ہے اس پر آئندہ کبھی اعتبار نہ کرنا۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے واضح فرمایا کہ ایک بات درست ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ امت محمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ لیس بینی و بینہ نبی کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا چنانچہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہی مسیح مانتے ہیں۔ اس لئے یہ ہمارے اور ملاں کے درمیان جھگڑا نہیں ہے بلکہ یہ جھگڑا تو ملاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہے۔

★ ایک دوست نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کیا ہے اور کب بنی اور اس کا حقیقی مقصد کیا ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی براہ راست بنائی ہوئی جماعت ہے جو اس زمانہ میں بالکل اسی طرح مسیح کے ذریعہ بنی ہے جس طرح یہود میں حضرت مسیحؑ کے ہاتھوں بنائی گئی تھی۔ اس کے بعد حضور نے جماعت کا تفصیلی تعارف کرایا، اس کے دنیا بھر میں پھیلاؤ کا نقشہ کھینچ کر حضور نے فرمایا کہ اس کی یہ روزافزوں ترقی دراصل اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ یہ اللہ کی جماعت ہے اور سچی جماعت ہے۔ اور اس کا انتہائی مقصد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمادیا ہوا ہے کہ لیظھرہ علی الدین کلہ کہ اسلام کو تمام دوسرے دینوں پر غالب کرنا ہے۔

★ یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی کہ وہ دوست جنہوں نے غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارہ میں سوال کیا تھا مائیک پر ایک مرتبہ پھر آئے اور کہنے لگے کہ میں اس بارہ میں آپ کے جواب سے متفق نہیں ہوں۔ حضور نے پوچھا کہ اگر آپ متفق نہیں ہیں تو آپ احمدی کیسے ہیں۔ مذکورہ دوست کہنے لگے میرے ذہن میں یہ بات ہے کہ حج کے دوران تو سب ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ وہاں ہمارے لئے کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنی نماز پڑھیں؟

حضور نے اس حوالہ سے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کے فرقوں نے ایک دوسرے کے خلاف سخت تکفیر کے فتاویٰ دے رکھے ہیں بریلوی، وہابی، شیعہ ـ یہ سب ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں سمجھتے۔ اگر وہ اس کے باوجود نماز پڑھتے ہیں تو پھر وہ منافقت کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے عقیدہ کے برخلاف عمل کر رہے ہوتے ہیں جبکہ احمدی ایسا نہیں کرتے۔ اگر کوئی احمدی اس قسم کی صورتحال میں گھر ہی جائے تو اس کے لئے دو صورتیں ہوں گی

اول، وہاں سے باہر نکل آئیں۔

دوم، اگر وہاں سے نکلنا ممکن ہی نہ ہو تو وہ واپس آکر علیحدہ نماز پڑھتے ہیں۔

بہرحال ایک اصول حتمی ہے اور وہ یہ کہ اگر امام خدا کی طرف سے مقرر ہو تو اسے رد کرنے والا کبھی امام نہیں ہو سکتا۔ حضور نے فرض کے طور پر یہ قرار دے کر پوچھا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب امام مہدی نہیں تو جو بھی امام مہدی آئیں گے، انہیں جو نہیں مانے گا، وہ کون ہوگا؟ اس کی کیا حیثیت ہوگی؟

حضور نے مضمون سمیٹتے ہوئے فرمایا کہ میں ایک تجویز آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ سعودی حکام سے آپ پوچھیں کہ کیا وہابی مسلمان، شیعہ یا بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اگر وہ کہیں کہ ہاں، تو پھر ان سے کہیں کہ کسی کسی سال حج کے موقع پر بریلوی یا شیعہ امام بھی مقرر کر دیا کریں۔ سوال کرنے والے دوست نے اس پر تجویز دی کہ پھر تو ہمیں ایک مشترکہ کانفرنس میں ایک امام کا فیصلہ کرنا چاہئے۔

حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ جس امام کو اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے، اسے رد کرکے اپنا امام بنانا یہ تو بالکل بے معنی چیز ہے۔ امام تو صرف اللہ کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے اور یہ تمام مسائل کا حل ہے کہ اس امام کو قبول کر لیا جائے اور اس کی اطاعت کا جوآ اٹھا لیا جائے۔ اس طرح سے یہ دلچسپ علمی اور تربیتی سوال و جواب پر مشتمل مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ اس ہال سے حضور ایدہ اللہ فرانکفرٹ کے لئے واپس روانہ ہوئے تاہم روانگی سے قبل حضور چند منٹ کے لئے المسجد المہدی میں بھی تشریف لے گئے۔ مغرب اور عشاء کی نماز حضور پر نور نے راستہ میں ایک کھلی جگہ پر رک کر ادا کیں اور وہیں مع افراد قافلہ رات کا کھانا جو میونخ سے ساتھ رکھا گیا تھا، تناول فرمایا اس موقع پر خاکسار راقم الحروف محمد الیاس منیر کو بھی اس کھلی جگہ پر حضور کے پہلو میں بیٹھنے کی سعادت ملی۔ چنانچہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور نے جو خواب دیکھا تھا کہ الیاس منیر میرے ساتھ ایک کھلی جگہ پر بیٹھا ہے، وہ خواب آج اپنے ظاہری معنوں میں بھی پورا ہو رہا ہے۔ تو حضور انور نے بڑے پرمسرت انداز میں "ماشاء اللہ، الحمدللہ" فرمایا۔

یہاں پر ایک مقامی جرمن نوجوان بھی دوران سفر وقفہ کرنے کے لئے رکے ہوئے تھے۔ وہ حضور ایدہ اللہ کو دیکھ کر بےحد متاثر ہوئے اور حضور ایدہ اللہ کی طرف بےاختیار کھنچے چلے آئے۔ انہوں نے روانگی سے قبل حضور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی خواہش کی، جسے حضور نے قبول فرمایا۔ اسی طرح گاڑیوں میں بیٹھنے سے پہلے حضور نے گاڑیاں ڈرائیو کرنے والے تمام خدام کو اپنے ہاتھ سے چائے اور قہوہ ڈال کر عطا فرمایا۔ پھر یہاں سے روانہ ہو کر رات پونے بارہ بجے بخیر و عافیت مسجد نور فرانکفرٹ میں رونق افروز ہوئے۔ الحمدللہ۔

یکم ستمبر

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس دورہ جرمنی کا آخری روز تھا اور صبح کے وقت جرمنی کے ایک اہم شہر Dusseldorf میں ایک مجلس سوال و جواب البانین اور بوزنین مہمانوں کے ساتھ ہونا تھی۔ چنانچہ حضور پرنور فرانکفرٹ سے قریباً ۲۰۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع اس شہر کو روانگی کے لئے ٹھیک ۹ بجے صبح اپنی رہائش گاہ سے باہر مسجد نور کے احاطہ میں تشریف لائے۔ اس وقت حضور کو اپنی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے سینکڑوں احباب و خواتین مسجد کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور نے اس موقعہ پر بچوں میں کچھ چاکلیٹ بھی تقسیم فرمائے۔ اس موقع پر اس تبرک سے بعض بڑوں کو بھی حصہ پانے کی سعادت ملی۔ بعد ازاں حضور نے سب احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف بخشا اور گاڑی کے قریب کھڑے ہوکر اجتماعی دعا کرائی اور فرانکفرٹ سے روانہ ہوگئے۔

حضور پرنور دو گھنٹے کے سفر کے بعد Dusseldorf پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑے ہال میں مقامی جماعت کے زیر انتظام مجلس سوال و جواب کی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔ چنانچہ حضور چند منٹ تک مقامی احباب جماعت کے ساتھ تشریف رکھنے کے بعد ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے ہال میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں البانین اور بوزنین مہمان کثیر تعداد میں جمع تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد دونوں زبانوں میں اس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس مجلس میں بھی البانین اور بوزنین زبانوں میں ترجمانی کے فرائض بالترتیب محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب آف سویڈن اور محترمہ ارمینہ صاحبہ آف بوسنیا نے سرانجام دیئے۔

اس مجلس سوال و جواب میں بھی بڑے دلچسپ علمی سوالات ہوئے جن کے حضور نے نہایت پر معارف جوابات عطا فرمائے۔

★ سب سے پہلے ایک دوست نے سوال کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے خلیفہ مقرر کئے جانے پر فرشتوں نے جو اعتراض کیا کہ وہ فساد ڈالیں گے تو فرشتوں کو یہ کیسے علم ہوگیا، جب کہ ابھی تو انہیں پیدا ہی نہیں کیا گیا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ دراصل یہ مکالمہ مخلوق کی پیدائش سے پہلے کا نہیں ہے۔ جب فرشتوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا تو اس وقت مخلوق پیدا ہو چکی تھی تبھی تو فرشتوں کو اس کی فطرت کا اندازہ تھا۔ اس میں یہ امر خاص طور پر قابل غور ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ہرگز پہلے انسان نہیں ہیں بلکہ آپ پہلے خلیفۃ اللہ فی الارض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح اور ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ چنانچہ آج تمام سائنس دان اور محقق بھی اور ہر پڑھا لکھا شخص اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ چکا ہے اور ثابت کر رہا ہے کہ یہ آدم علیہ السلام صرف چھ ہزار سال پہلے پیدا ہوئے جبکہ آپ سے بہت پہلے، لاکھوں سال سے انسان کی تخلیق کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور نے بتایا کہ ملاں اور آج کا حوجہ (Huja) قرآن کو جانتا اور سمجھتا ہی نہیں، اس لئے وہ قرآن کریم کی صحیح ترجمانی کر ہی نہیں سکتا۔

حضور نے حضرت آدمؑ کی پیدائش کے بارہ میں اس غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے بعد فرشتوں کی طرف سے حضرت آدمؑ کے بارہ میں ظاہر کئے جانے والے اس خدشہ پر روشنی ڈالی کہ وہ خونریزی کریں گے، فساد کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ دراصل پہلے سے موجود انسان کا رویہ اور ان کا کردار فرشتوں کے سامنے تھا، ان کی فطرت کا ان کو علم تھا، اس لئے فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو بھی ان پر پہلے سے موجود انسانوں پر قیاس کیا اور اس خدشہ کا اظہار کیا کہ کہیں یہ بھی اس خونریزی میں شامل نہ ہو جائیں جبکہ اللہ تعالیٰ تو دراصل حضرت آدمؑ کو ان لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کر رہا تھا۔ اسی لئے اللہ نے فرمایا کہ میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ حضور نے فرمایا کہ جب بھی خدا کا کوئی بندہ اس کا مامور بن کر آتا ہے تو وہ تو امن کا شہزادہ ہوتا ہے۔ اس کی طرف فساد اور خونریزی کیسے منسوب کی جا سکتی ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

خطبہ جمعہ

جس خدا نے دنیاوی ہجرت کے نتیجہ میں اپنے کئے گئے وعدے تمہاری توقعات سے بھی بڑھ کر پورے فرمائے وہ تمہاری روحانی ہجرت کو کبھی ضائع نہیں کرے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۳ اگست ۱۹۹۶ء مطابق ۲۳ ظہور ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ من ہائم (جرمنی)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۗ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ (سورہ التوبہ: ۱۱۱)

یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں توبہ کا بھی مضمون ہے اور ہجرت کا بھی اور جہاد فی سبیل اللہ کا بھی۔ ان تین پہلوؤں سے اس کا اطلاق آج دنیا کی ان تمام جماعتوں پہ خصوصیت سے ہو رہا ہے جو اللہ کی خاطر ہجرت اختیار کرنے کے بعد پھر اللہ ہی کی خاطر ایک دوسری ہجرت بھی کر رہی ہیں اور اس دور میں ہیں۔ یہ وہ مضمون ہے جس کا تعلق بدنی ہجرت سے نہیں بلکہ روحانی ہجرت سے ہے اور اس سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کریمہ کو جسے میں نے آپ کے سامنے پیش کیا، آیت توبہ بھی سمجھا ہے اور آیت ہجرت بھی۔ اور اس کی ایک ایسی تشریح فرمائی ہے کہ اس کی کوئی نظیر کہیں آپ کو اسلامی لٹریچر میں نہیں ملے گی مگر یہ تمام تشریح قرآن اور حدیث پر مبنی ہے اس سے باہر نہیں۔ پس آج جماعت جرمنی ہی کے حالات کے پیش نظر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس کو چنا ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا یہ نصیحت اس آیت کریمہ پر مبنی اور ان احادیث کے مضامین پر مبنی ہے جن کا تعلق ہجرت سے ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہجرت کا جو مضمون بیان فرمایا ہے اس پر میں تفصیلی روشنی پہلے ڈال چکا ہوں اور وہ حدیث جس کا ہجرت سے تعلق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر شخص جب ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت بدنی ہوتی ہے اور ایک نیت اور روح کی ہجرت ہوتی ہے۔ جو بدنی ہجرت ہے وہ خواہ کوئی بھی رخ اختیار کرے اللہ کے ہاں وہی ہجرت مقبول ہوتی ہے اور وہی ہجرت کا رخ معین ہوتا ہے جو نیت کا رخ ہو اور جس طرف نیت نے ہجرت کی ہو۔ اس تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اور بھی نصائح فرمائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اور یہ مسلم کتاب البر والصلہ سے حدیث لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو کہ خوبصورت ہو یا بد ہو بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے کہ ان میں کتنا خلوص اور حسن نیت ہے۔ پس ہر وہ عمل جو مومن سے صادر ہوتا ہے اس کا مرکزی نقطہ اس کا دل اور اس کی نیت ہے اور اللہ تعالیٰ بدنوں اور جسمانی حسن یا بدزیبی سے قطع نظر دل کے اس حسن پر نظر ڈالتا ہے جس کا نیت سے تعلق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر جو نصیحت فرمائی ہے وہ میں اب آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ میرے تمام خطبے کا مضمون اور اس افتتاحی خطاب کا جو جرمنی کے اس سالانہ اجتماع کے موقع پر دے رہا ہوں اور یہاں خطبہ اور افتتاح دونوں اکٹھے ہو گئے ہیں اسی اقتباس سے ہے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ میرے ذہن میں پہلے بھی اسی قسم کا مضمون تھا لیکن جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اقتباس سامنے نہ آیا اس کے تمام پہلو ذہن پر روشن نہیں ہو سکے تھے۔ اب جب اقتباس کا جو میں آپ کے سامنے رکھوں گا گہری نظر سے مطالعہ کیا تو میں حیران و ششدر رہ گیا کہ ہجرت اور توبہ کے مضمون پر کبھی اسلامی لٹریچر میں اس سے زیادہ مفصل، سیر حاصل اور گہری گفتگو نہیں فرمائی گئی یا قلم نہیں اٹھایا گیا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ قلم اٹھایا ہے۔

وہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی تھی اس کا بنیادی تعلق بیعت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ" کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں بھی خرید لی ہیں "واموالہم" اور ان کے اموال بھی خرید لئے ہیں اور یہ سودا اس بات پر ہے کہ ان کو جنت عطا کی جائے گی۔ اب یہ جانوں اور اموال کا سودا کیا چیز ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے حقیقی توبہ قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں توبہ کا اصل مضمون وہی ہے جو اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے توبہ کے نتیجے میں جو سچی توبہ ہو انسان اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیتا ہے اور اس کے بدلے اپنی جان بخشواتا ہے۔ جو اس کے اعمال گزشتہ میں سرزد ہوئے جو کچھ وہ کارروائیاں کرتا رہا جب توبہ کرتا ہے اور خدا سے عہد بیعت کرتا ہے تو گویا اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر کے اپنی جان کی بخشش چاہتا ہے۔ اور یہ وہ مضمون ہے جو اس دنیا میں تو ممکن ہے مگر مرنے کے بعد پھر یہ ممکن نہیں ہو گا کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ مرنے کے بعد وہ لوگ جو پکڑے جائیں گے وہ چاہیں گے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیں یہاں تک کہ مائیں اپنی بیٹیاں، اپنی اولاد بھی پیش کریں گی لیکن کچھ بھی مقبول نہیں ہو گا کیونکہ وہ وقت گزر چکا ہے۔ پس وہ وقت جو مرنے کے بعد آنا ہے جب ہم سے ہماری ملکیت واپس لے لی جائے گی یا خدا اپنی ملکیت ہم سے واپس لے لے گا اس وقت کوئی توبہ نہیں ہے۔ زمین و آسمان تمام کائنات کا سب کچھ بھی دے کر ہم اپنی جانوں کو چھڑا نہیں سکیں گے۔ آج اس دنیا میں، اس زندگی میں یہ وقت ہے کہ ہم ایسا کریں اور اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا قطعی وعدہ ہے فرماتا ہے تم یہ کرو اور تمہاری توبہ قبول کرنا اور تمہیں بخشنا میرا ذمہ ہے۔ یہ قطعیت کے ساتھ وعدہ اس آیت میں دیا گیا ہے۔ اس سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے۔ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی"۔ فرمایا تم بیعت تو کرتے ہو اور قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ اسی بیعت کی طرف بلا رہی ہے جو حقیقی اور اصلی اور آخری بیعت ہے لیکن اگر تمہیں اس کی قدر و قیمت معلوم نہ ہو تو تمہاری یہ بیعت تمہیں فائدہ نہیں دے گی اور اس بیعت کی تم حفاظت نہیں کر سکتے۔ فرماتے ہیں جس چیز کی قدر و قیمت معلوم ہو انسان اسی نسبت سے اس کی حفاظت کرتا ہے پس بیعت کی قدر و قیمت معلوم ہونی چاہئے۔ فرماتے ہیں آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں "جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کے مال و اسباب ہوتے ہیں مثلاً روپیہ پیسہ، کوڑی، لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجے کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑتا ہے اور لکڑی وغیرہ تو یونہی ایک کونے میں ڈال دے گا۔ علیٰ ہذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے اس کی زیادہ حفاظت کرے گا"۔ پس تم معلوم کرو کہ تمہاری جتنی بھی قیمتی اشیاء ہیں جو سب سے زیادہ تمہیں عزیز ہیں ان میں سب سے بیش قیمت سب سے بالا قیمت وہ کیا چیز ہے۔ فرمایا وہ عہد بیعت ہی ہے پس اگر تمہیں معلوم ہو کہ اس کی قدر و قیمت کیا ہے تو تم اس کی سب سے زیادہ حفاظت کرو گے۔ اور قدر و قیمت کے نہ معلوم ہونے کے نتیجے میں انسان اپنے عہد بیعت کی سب سے کم حفاظت کرتا ہے۔ اور بسا اوقات انسانوں کی اکثریت ایسی ہے جو بیعت کرنے کے باوجود اس کی حفاظت پر نگاہ ہی نہیں رکھتے اور بنیادی مرکزی وجہ جو انسانی فطرت پہ گویا مرتسم ہے، لکھی ہوئی ہے وہ اس کی قدر و قیمت کا نہ جاننا یا اس کی قدر و قیمت کے احساس کی کمی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کا اختیار کرنا ہے"۔ پس ایک انسان ظاہری طور پر بھی اپنے وطن کو چھوڑتا ہے۔ فرمایا ہے جب تم بیعت کرتے ہو تو یاد رکھو ایک وطن کو چھوڑتے ہو اور اسی کا حقیقی نام توبہ ہے اور رجوع اس وطن کو چھوڑ کر دوسرے وطن کی طرف ہجرت کا نام ہے۔ پس چونکہ جماعت جرمنی دنیا کی سب ہجرت کرنے والی جماعتوں سے تعداد میں زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں ہجرت کی پاک علامتیں بھی ظاہر ہو رہی ہیں اس لئے آپ کے اس اجتماع کے

لئے اور اس خطبے کے لئے بھی میں نے اسی مضمون کو اختیار کیا ہے۔

فرماتے ہیں "اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ اب دیکھیں آپ میں سے کتنے ہیں جن کے عزیز، پیارے رشتہ دار سال ہا سال سے ان سے جدا ہیں، بعضوں کی مائیں وفات پا گئیں۔ ان کی جدائی میں، بعضوں کے باپ فوت ہو گئے تو ہجرت کا جو ظاہری مضمون ہے اس کو آپ سے زیادہ اور کون بہتر جانتا ہے۔ بہت بڑی بڑی تکلیفیں جذباتی تکلیفیں ایسی کہ بعض خاندان مجھے ملتے ہیں تو بتاتے ہیں کہ آٹھ سال ہو گئے ہیں نہ ماں باپ کا منہ دیکھ سکے، نہ بیوی بچوں کا اور یہ کہتے کہتے ان کی آنکھیں بھرا جاتی ہیں۔ بہت لمبا تکلیف کا زمانہ ہے جو انہوں نے دیکھا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ظاہری ہجرت کے حوالے سے آپ کو روحانی ہجرت کے راز سکھا رہے ہیں "ایک گھر جو انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے تعلق قطع کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش، ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کے ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے"۔ دیکھیں کتنی تفصیل سے آپ نے ہجرت کے مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔ گلیاں، کوچے، چارپائیاں تک بیان فرما دیں۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ وہ جن کو ہجرت کا تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ گھر کی چارپائیاں خواہ کیسی بوسیدہ ہی کیوں نہ ہوں وہ گلیاں بازار خواہ کیسے ہی غریبانہ کیوں نہ ہوں جن میں ان کے بچپن کھیلتے ہوئے گزرا وہ پیاری رہتی ہیں اور ہمیشہ پیاری رہتی ہیں، کبھی بھول نہیں سکتے۔ یہ وہ تعلقات ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہوئے پھر آپ کا رخ روحانی ہجرت کی طرف موڑیں گے۔

"یعنی اس سابقہ وطن میں کبھی نہیں آتا" فرمایا یہ وہ مضمون ہے۔ پھر جب اس کو چھوڑتا ہے تو اس سابقہ وطن میں پھر کبھی نہیں آتا۔ یہ جو دوسرا پہلو ہے یہ صرف روحانی پہلو ہے۔ دنیا کے وطن میں تو یہ امید لگی رہتی ہے کہ ہم کبھی کسی دن ملکی قوانین اجازت دیں گے یا اقتصادی حالات اجازت دیں گے تو پھر اپنے وطن میں جائیں گے، ان گلیوں میں گھوم پھر کر دیکھیں گے، ان گھروں میں جائیں گے جہاں ہم رہا کرتے تھے۔ لیکن روحانی ہجرت کا اور اس میں ایک فرق ہے۔ روحانی ہجرت اور دنیاوی ہجرت کا فرق زندگی اور موت کا فرق ہے۔ موت کے وقت جو ہجرت ہوتی ہے اس سے واپسی نہیں ہوا کرتی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سمجھا رہے ہیں کہ جب تم روحانی ہجرت کرتے ہو تو وہ موت ہی کی طرح ہے اور اس ہجرت سے پھر کبھی واپسی ممکن نہیں ہے۔ یہ ہجرت کرو گے تو تمہاری توبہ، توبہ سمجھی جائے گی۔ یہ ہجرت کرو گے تو توبہ قبول ہو گی جس کی قبولیت پر تمہاری آئندہ زندگی کا دارومدار ہے۔

فرماتے ہیں "جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ رحیم و کریم ہے وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرما دے نہیں مارتا" کتنا عظیم الشان کلام ہے، کتنا گہرا عارفانہ کلام ہے۔ فرماتے ہیں تم نے تو خدا کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیا لیکن یاد رکھو ہجرت کے ساتھ ایک وسعت کا بھی وعدہ ہے اور وہ وسعت ہم نے دنیا کی ہجرتوں میں دیکھی ہے۔ ہم جانتے ہیں، آپ سب جانتے ہیں کہ جب خدا کی خاطر کچھ چھوڑ کر وطن سے نکلے تو اللہ نے اس سے بہت بہتر اس سے زیادہ دیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں وہ توبہ جس کا میں ذکر کر رہا ہوں، یعنی مسیح موعود علیہ السلام، جو اس زندگی میں تم کرتے ہو اور اپنے گناہوں کے وطن کو چھوڑ کر خدا کی طرف ہجرت کر جاتے ہو یہ سچی توبہ تب ہو گی جب دوبارہ پھر اس پرانے وطن کی طرف جانے کا خیال دل سے نکال دو گے جسے چھوڑ کر خدا کی خاطر تم ایک نئی روحانی دنیا میں آئے ہو تو خدا تمہیں نہیں مارے گا جب تک ہر تکلیف کی جزا نہ دے دے گا۔ جو کچھ تم نے چھوڑا ہے جب تک اس سے بہتر تمہیں عطا نہ کر دے گا تم پر موت وارد نہیں ہو گی۔ یہ ایک حیرت انگیز مضمون ہے جو اس سے پہلے آپ نے کبھی کہیں نہیں سنا ہو گا کہ خدا تعالیٰ سچی توبہ کرنے والے کو صرف آخرت کا وعدہ نہیں کرتا اس دنیا میں بھی وعدہ پورا فرما دیتا ہے۔ اور سچی توبہ کی قبولیت کی نشانی یہ ہے کہ اس دنیا میں جن جن لذتوں سے اس نے روگردانی کی ہوتی ہے، جن چیزوں کو خدا کی خاطر چھوڑ دیتا ہے اس سے بہتر لذتیں اس دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتا ہے اس سے بہتر تسکین کی چیزیں اس دنیا میں اس کو عطا کرتا ہے اور یہ روحانی لذتیں جو جزاء کے طور پر آتی ہیں یہ دائمی ہوتی ہیں۔ یہی وہ جنت ہے جس کو وہ سمیٹ کر اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور اگلی دنیا میں اس سے بڑھ چڑھ کر اسی جنت کو پاتا ہے۔ پس فرماتے ہیں "وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرما دے نہیں مارتا، "ان اللہ یحب التوابین" میں یہی اشارہ ہے"۔ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے "یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب بے کس ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔ دوسری قومیں خدا کو رحیم کریم خیال نہیں کرتیں۔ یعنی یہ جو مضمون ہے خدا رحیم و کریم ہے یہ حقیقی طور پر مسلمانوں پر ہی روشن ہوا، عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم کہ باپ تو گناہ نہ بخشے اور بیٹا جان دے کر بخشوائے"۔ فرماتے ہیں عیسائیوں کے مذہب میں بھی ایک رحیم و کریم کا تصور ہے مگر خدا کو رحیم نہیں جانتے بیٹے کو رحیم جانتے ہیں۔ باپ تو بغیر سزا دئے بخشے نہ اور بیٹا اپنی جان دے کر بخشوائے۔ فرمایا دیکھو کون زیادہ رحیم و کریم ہوا؟ باپ کہ بیٹا؟۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق عادات کی ہوا کرتی ہے" فرماتے ہیں بڑی بے وقوفی ہے کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق۔ "والد مولود میں مناسبت اخلاق عادات کی ہوا کرتی ہے مگر یہاں تو بالکل ندارد۔ اگر اللہ رحیم نہ ہوتا تو انسان کا ایک دم گزارہ نہ ہوتا۔ جس نے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیاء اس کے لئے مفید بنائیں تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے"۔

پھر فرماتے ہیں توبہ کی حقیقت "توبہ کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے گناہ کی حقیقت کا سمجھنا ضروری ہے"۔ فرماتے ہیں "گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے جیسے مکھی کے دو پر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر"۔ فرمایا "اللہ تعالیٰ کے متعلق اس قسم کا جاہلانہ تصور نہ باندھو کہ گویا خدا تعالیٰ نے گناہ پیدا کر کے تمہیں پہلے ملوث کر دیا اور پھر ہزاروں سال کے بعد خیال آیا او ہو یہ تو غلطی ہو گئی چلو اب ان کی معافی کا بھی کوئی سامان کیا جائے۔ فرمایا یہ تو مکھی کے پروں کا کھیل ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ مکھی کے دائیں پر میں شفا ہے اور بائیں پر میں بیماری ہے۔ جب وہ دودھ پر بیٹھتی ہے تو بایاں پر یعنی بیماری کا پر جھکا دیتی ہے اور دودھ گندا ہو جاتا ہے۔ اگر اسے ڈبو دیں اور دایاں پر بھی ڈوب جائے تو اسی پر میں اس بیماری والے پر کے خلاف شفا کی طاقت ہوتی ہے اور وہ اس کا دایاں پر اس کی شفا کا موجب بن جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اپنے خدا کو وہ مکھی تو نہ سمجھو جس کے دو پر ہیں ایک پر میں بیماری یعنی گناہ اور دوسرے میں شفا، پہلے وہ عادتاً گویا اپنا بایاں پر ہی دودھ میں ڈالے گا تو تمہاری زندگی کو بائیں پر کے جھکنے سے گندا کر دے گا اور جب تم گناہ میں ملوث ہو جاؤ گے تو پھر اگر وہ مکھی کو خیال آ گیا تو آ گیا ورنہ کوئی اور اسے غوطہ دے دے تو اس کا دایاں پر بھی اندر ڈوب جائے گا۔ فرمایا یہ تو جاہلانہ تصور ہے اس کو خدا کی طرف منسوب نہ کرو۔ فرماتے ہیں "اسی طرح انسان کے دو پر ہیں ایک معاصی کا دوسرا خجالت توبہ یعنی پریشانی کا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں"۔ یہ جو مضمون ہے اس کا پہلے مضمون سے تعلق ہے مگر اب انسان کے حوالے سے پیش کیا جا رہا ہے۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو تو نعوذ باللہ من ذالک مکھی کی طرح سمجھنا اس کی گستاخی ہے لیکن انسان میں اس کی فطرت میں یہ بات ضرور داخل ہے کہ اس میں یہ دونوں رجحانات پائے جاتے ہیں وہ غلطی بھی کرتا ہے اور بائیں پر کو پہلے جھکاتا ہے اور پھر معاً توبہ کی طرف

ہوائی سفر کے لئے
خدمت کے نئے انداز
احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

INDO-ASIA REISEDIENST

دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے

مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے

پی آئی اے کی خصوصی پیشکش

چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت

آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ، ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں

ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست بھی موجود ہے آپ کی خدمت کے منتظر

منیر احمد چوہدری —— عبدالسمیع

Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

رجوع کرتا ہے اور دائیں پر کو جھکاتا ہے۔ پس یہ جو تمثیل ہے یہ خدا پر نہیں، بندوں پر عائد ہوتی ہے۔ اور اگر بندوں میں یہ صفت موجود ہے کہ گناہ کر کے، غلطی کر کے پشیمان ہوتے ہیں اور پھر خود اپنی غلطیوں کے ازالے کی کوشش کرتے ہیں تو اگر خدا تعالیٰ کو تم اس سے بھی عاری سمجھو تو خدا تعالیٰ کی مثال تو بدتر ہوگی یعنی ایسا خدا ہے جو گناہوں کی بخشش کے لئے کوئی طاقت ہی اپنے اندر نہیں رکھتا، صلاحیت ہی نہیں پاتا۔ انسان تو گناہ کے ساتھ پشیمانی کے ذریعے گناہ کے ازالہ کرنے کی کوشش ضرور کرتے ہیں لیکن خدا ایسا ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک حس میں یہ صفت بھی نہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تریاق کے ساتھ زہر بنایا کیوں؟۔ اگر یہ بات درست ہے اور روزمرہ کے تجربے میں آتی ہے کہ جہاں زہر ہیں، جہاں گندگی ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے شفا کا نظام بھی جاری فرمایا ہے۔ اس سے ایک چیز جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اخذ فرمائی اور جس کی طرف ہمیں متوجہ فرمایا وہ سمجھنے والا نکتہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندوں میں جہاں کمزوری کا مادہ رکھ دیا ہے کہ اگر چاہیں تو کمزوری اختیار کریں وہاں ہر کمزوری کے لئے نجات کی راہ بھی خود خدا ہی نے کھولی ہے اور ہر زہر جو پیدا فرمایا ہے اس کا ایک تریاق بھی پیدا فرما دیا ہے۔

> **جب آپ کو خدا تعالیٰ نے خلافت کی نعمت عطا فرمائی ہے تو اپنے عہد بیعت کو پورے خلوص اور سچائی کے ساتھ قائم رکھیں اور محبت اور دل کی گہرائی کے تعلق سے باندھیں اور اس کی حفاظت پر مامور ہو جائیں**

پس اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کو مغفرت سے عاری سمجھنا اس کی کائنات کی سکیم کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس نہج پر، جس فلسفے پر اس تمام کائنات کی تخلیق کی ہے اس پر غور کرو تو تمہیں سمجھ آ جائے گی کہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں گناہ کا اختیار تو دیا ہو لیکن گناہ سے بچنے کے سامان پیدا نہ کئے ہوں اور گناہ کرنے کے باوجود ان گناہوں کے بداثرات کو دھونے کے سامان نہ کئے ہوں۔ یہ وہ مضمون ہے جو چل رہا ہے، ٹھہر ٹھہر کر آپ کو سمجھانا پڑتا ہے کیونکہ بہت سے یہاں ایسے ہیں جن کو دینی امور کا زیادہ علم نہیں اور ذہنی اور تعلیمی لحاظ سے بھی ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بار بار بات سمجھانے کے محتاج ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات چونکہ بہت ہی گہری اور عارفانہ ہیں اس لئے عام تعلیم یافتہ آدمی کو بھی سمجھانے کے لئے انہیں ٹھہر ٹھہر کر دہرانا پڑتا ہے۔

فرماتے ہیں "سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا" اللہ تعالیٰ نے آخر زہر بنایا ہی کیوں تھا اگر تریاق بنا کر اس کو شفا دینی تھی "تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے"۔ اب یہ بھی ایک عظیم نکتہ ہے اور حیرت انگیز ہے اس لحاظ سے، میرے لئے تو دوہرے معنوں میں حیرت انگیز ہے کیونکہ ہومیوپیتھی کا تو بنیادی فلسفہ ہی یہی ہے کہ ہر زہر اگر کشتہ کر دیا جائے یعنی اس کا زہریلا مادہ ختم کر دیا جائے اور خفیف کر دیا جائے تو اسی زہر میں شفا ہو جاتی ہے۔ تو فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی تخلیق کائنات کے فلسفے پر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو گا کہ کوئی زہر بھی ایسا نہیں جو اپنی ذات میں شفا کا مادہ نہ رکھتا ہو مگر اس میں شفا کا مادہ تب پیدا ہوتا ہے اگر اسے کچل کر خاکستر کر دیا جائے۔ اور یہ صفت بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر رکھی ہے کہ اپنے گناہوں سے وہ نیکی پا لے، اپنی بدیوں میں سے نجات تلاش کر لے لیکن شرط یہ ہے کہ جیسے حکیم زہر کا کچلہ بناتا ہے اور اس کے زہریلے مادے کو بے اثر کر دیتا ہے تب اس میں سے شفا کا ایک مادہ پھوٹتا ہے۔ اسی طرح انسان کے اندر جو گناہ کے میلانات ہیں یہ محض ہلاکت کے لئے نہیں بلکہ انہی میلانات پر اگر انسان قابو پا لے، ان کے خلاف ایک جہاد کرتا ہوا اٹھ کھڑا ہو تو حیران ہو جائے گا کہ انہی گناہوں میں دراصل اس کی نجات پنہاں تھی، اس کی نجات چھپی ہوئی تھی۔ فرماتے ہیں "اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا"۔ ایک اور لطیف پہلو یہ ہے کہ گناہ کے نتیجے میں انسان کے اندر ایک انکساری پیدا ہوتی ہے اور اگر گناہ نہ کرتا یعنی تمام انسان اس بات کی طاقت پاتے کہ گناہ نہ کریں تو انسان جیسا کہ خودسر ہے وہ خدا بن بیٹھتا۔ اور گناہ ہی ہے دراصل جو اگر قابو میں رکھا جائے اور اس سے توبہ کی جائے اور اسے کچل کر بالآخر خاک بنا دیا جائے تو گناہ ہی میں انسان کی نجات ہے کیونکہ اس سے انکسار پیدا ہوتا ہے اور اگر گناہ نہ ہو تو رعونت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی اس مضمون کو بعض حکایات کی صورت میں پیش فرمایا ہے کہ وہ نیکی جو انسان کے علم میں محض نیکی ہی ہو اور اس کی اپنی کمزوریوں کی طرف اس کی نظر نہ ہو وہی نیکی اس کو ہلاک کرنے کا موجب بن جاتی ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں وہ رعونت اختیار کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں پاک ہوں اور باقی سب بد ہیں اور گویا ایک قسم کی خدائی کا دعویدار بن بیٹھتا ہے۔

فرماتے ہیں "کبر اور عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے"۔ کبر اور عجب۔ کبر کا مطلب ہے اپنی بڑائی، عجب پسند کو کہتے ہیں اور پسند کے نتیجے میں ایک فخر کا اظہار اس کو عجب کہتے ہیں۔ "جب نبی معصوم ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔ فرمایا یہ بھی یاد رکھو کہ جن کو تم معصوم جانتے ہو اور واقعتہً معصوم بھی ہوتے ہیں ان کے اندر کبر اس لئے پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اپنی باریک در باریک غلطیوں پر نظر رکھتے ہیں اور ہلکے سے داغ کو بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ وہ بشری کمزوریاں جو ان سے سرزد ہوتی ہیں وہ بھی ان کو تمہارے گناہ کبائر کی طرح دکھائی دیتی ہیں۔ پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر نبی ستر بار استغفار کرتا ہے تو اپنا حال سوچو کہ تمہیں کیا کرنا چاہئے۔ تمہاری تو ساری زندگی استغفار میں ڈھل جانی چاہئے اور وہ استغفار ایک فرضی استغفار نہیں ہے بلکہ عارفانہ استغفار ہے۔ اور اس پہلو پر میں پہلے بھی آپ کو متوجہ کر چکا ہوں۔ انبیاء کے متعلق یہ خیال غلط اور جھوٹا ہے کہ وہ تصنع سے استغفار کرتے ہیں، جانتے ہیں کہ وہ معصوم ہیں اور پھر بھی استغفار کرتے ہیں۔ انبیاء کا کوئی زندگی کا ایک لحہ بھی جھوٹا نہیں ہوا کرتا، ان کی ہر حالت سچی ہوتی ہے۔ پس انبیاء جب اپنے حال پر نظر کرتے ہیں تو جس بلندی سے وہ اپنے حال کو دیکھتے ہیں انہیں اپنے حال کی ہر پستی اور ہر گہرائی جو بشریت کی پستی اور بشریت کی گہرائی ہوا کرتی ہے وہ دکھائی دیتی ہے اور وہ اپنے آپ کو گناہگار سمجھتے ہیں۔ بسااوقات جو نیکیاں کرنا چاہتے ہیں جتنی چاہتے ہیں، ہمیں تو علم نہیں کہ وہ کتنی چاہتے ہیں، مگر اتنی زیادہ چاہتے ہیں کہ ان کے بس میں نہیں ہوتی۔ اگر ان کا دل چاہے جیسا کہ دل چاہتا ہے تو آناً فاناً ساری دنیا کو سچا مسلمان بنا دیں اس کے لئے تڑپتے ہیں، بےقرار ہوتے ہیں اور وہ مواقع جو ان کے ہاتھ سے جاتے رہے ان پر نظر ڈالتے ہیں گویا کہ ہر کام جو نیکی کا کام ہے جس کو کرنے سے وہ عاجز آ گئے وہ اپنی فہرست میں گناہوں میں داخل سمجھتے ہیں۔

پس انبیاء کا ستر بار استغفار ایک بہت گہرا اور بہت اعلیٰ مضمون ہے۔ بلند مضمون بھی ہے اور بہت گہرا مضمون بھی ہے۔ اس کو سمجھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ رنگ اختیار فرمایا۔ پہلے کہا کہ گناہ نہ ہوتا تو انسان متکبر ہو جاتا۔ پھر فرمایا کہ نبی تو معصوم ہوتا ہے اس کے متعلق غور کرو کہ وہ اس لئے معصوم ہے کہ متکبر نہیں ہوتا۔ اور اس کا انکسار، اس کا اپنی کمزوریوں پر نگاہ رکھنا جب اس کو ستر

IMMIGRATION TO CANADA

We are leading Barristers & Solicitors, Law Firm specialises in
Canadian Immigration Cunsultancy
we can assist you to emigrate to Canada with your dependants
under the following Categories

INDEPENDENT CATEGORY FOR PROFESSIONALS
Engineers, Scientists, Sales executives, Accountants,
Computer and life sciences, Chefs & Cooks, Pilots.
Minimum one year experience is must.

BUSINESS IMMIGRATION - ENTREPRENEUR
Businessmen, having 2-3 years business experience who
can invest CDN $1,50,000 - 500,000 and over 500,000.

INVESTOR CATEGORY
Individuals having 2-3 years business experience who can
invest CDN $3,50,000 - 500,000 and over 500,000.

SELF EMPLOYED
For Farmers, Chartered Accountants, Artists, Musicians

For Appointment Please Call
Head Offices : Islamabad
(051) 850370-256562, Fax: (051) 256562
Overseas Offices : UAE (Ali Ghaznavi)
Tel: Mob (050) 514638, Fax: 210999.
UK (Dr. Hamidullah Khan)
Tel: (01924) 479251, Fax: (01924) 472846.

Please Mail or Fax Your C.V. for Free Assessment at
HABIB & CO.
72 Nazimuddin Road, F-8/4, Islamabad, Pakistan.
Tel: (0092-51-256562, 850370), Fax: (0092-51-256562)
Email : hkhan&habib co@sdnpk.undp.org

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel:069/685843

Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

بار تک استغفار پر آمادہ کرتا ہے تو یہ استغفار ہے جو اس کے لئے متکبر ہونے کا کوئی دور کا امکان بھی باقی نہیں رہنے دیتا۔ پس عام انسان جب گناہ کو اس طرح دیکھے اور اس سے بچنے کے لئے ویسی ویسی کوشش کرے جیسے انبیاء کرتے ہیں تو یہی وہ سچی توبہ ہے جو انسان کو انکسار سکھاتی ہے اور بلندیاں بھی عطا کرتی ہے۔

پوری مستعدی کے ساتھ، کامل خلوص کے ساتھ وہ ہجرت کرو جو ہجرت بدیوں کے ملک سے نیکیوں کے ملک کی طرف ہجرت ہوا کرتی ہے لیکن یہ وہ ہجرت ہے جس کے بعد لوٹ کر جانا نہیں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور مضمون پر حیرت انگیز روشنی ڈالتے ہیں جو حدیث میں آیا ہے اور جس سے عموماً لوگ ناواقفیت کی وجہ سے غلط نتیجے نکالتے اور نیکی اختیار کرنے کی بجائے بدیوں پر جرات کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ خدا کے بعض بندے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اعمل ماشئت فقد غفرت لک" کہ اے میرے بندے جو چاہے کرتا پھر، میں نے تجھے بخش دیا ہے۔ کئی ایسے علماء بھی جو اپنی دانست میں بڑے بڑے عالم ہوتے ہیں اس حدیث سے یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو ہر گناہ کی چھٹی دے بیٹھتا ہے اور فرماتا ہے کہ اب تم آزاد ہو میں نے تمہیں بخش دیا ہے اب ساری زندگی گناہوں میں ملوث رہو، ڈوبے رہو، غرق ہو جاؤ، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں اور تمہیں بھی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کیونکہ میں تمہیں بخش چکا ہوں۔ یہ مضمون بالکل غلط اور جھوٹا ہے جو اس طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھے بخش دیا اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اسے بالطبع برا معلوم ہو گا"۔ فرمایا جب اللہ کہتا ہے کہ میں نے بخش دیا ہے تو اسے بخشتا ہے جسے بخشنے کی پہلے اسے اہلیت عطا کر دیتا ہے۔ بخشتا اس کو ہے جو گناہوں سے پاک ہو چکا ہوئے، جسے وہ خود گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ اس لئے بخشش کا یہ مطلب نہیں کہ گناہوں میں ملوث رکھتے ہوئے کہتا ہے میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پہلے اس کا دل گناہوں سے دھو دیتا ہے اور پھر فرماتا ہے کہ میں نے تجھے بخش دیا ہے۔ اب جو چاہے کر یعنی سوائے اس کے اب تو کچھ نہیں کرے گا جو میری رضا ہوگی۔ اب میں نے تیرے دل کی کایا پلٹ دی ہے۔ یہ بخشش کا مضمون ہے جو ایک عارف باللہ کے سوا کسی دوسرے کے دل پر روشن نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان مانگنے والوں کو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹیاں اتار کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام پڑھیں تو بعض دفعہ ایک فقرے کا ایک حصہ ہی بلاشبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو روز روشن کی طرح ثابت کرنے کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ اب یہ مضمون جو ہے وہ کسی گنہگار کے دل پر نہیں اتر سکتا۔ ناممکن ہے ایک ایسا شخص جو خدا سے دور ہو وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس ارشاد کے یہ معنی پا لے۔ کوئی بہت ہی جاہل اور فطرتی طور پر پیدائشی اندھا ہو گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کو پڑھ کر یہ نتیجہ نکالے کہ اتنا عارفانہ مضمون ایک خدا اور نبیؐ سے دور انسان کے دل پر روشن ہو گیا۔ فرماتے ہیں "اب گناہ اسے بالطبع برا معلوم ہو گا جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے"۔ فرمایا بھیڑ جب گندگی پر مونہہ مارتی ہے تو وہ شخص جس کے دل کو خدا تعالیٰ نے پاک کیا ہو یعنی انسانی صفات حسنہ اس کو عطا کی گئی ہوں کیا تم سوچ سکتے ہو کہ بھیڑ گند پر مونہہ مارے اور کسی انسان کا سخت دل چاہے کہ میں بھی کھاؤں اسی طرح جو گند بھیڑ کھا رہی ہے میں بھی اسی پر مونہہ ماروں۔ "مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے"۔ پس وہ شخص جسے خدا فرماتا ہے کہ میں نے تجھے بخش دیا اب جو چاہے کرتا پھر، مراد یہ ہے کہ اب مجھے تجھ پر کامل یقین ہے اب میں تیری ڈور ڈھیلی چھوڑتا ہوں، میں جانتا ہوں کہ جسے میں نے بخش دیا ہو وہ کبھی گناہ کی طرف کسی غفلت کی نظر سے بھی نہیں دیکھے گا، معمولی نگاہ سے بھی گناہ کو چاہت اور پیار سے نہیں دیکھے گا بلکہ جب دیکھے گا نفرت سے دیکھے گا، جب دیکھے گا کراہت کے ساتھ دیکھے گا۔ پس وہ کھلی چھٹی یہ ظاہر کر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں پر جو بخش دئے گئے ہوں کامل اعتماد کا اظہار کیا جاتا ہے اور مرتے دم تک وہ اس اعتماد کو ٹھیس نہیں لگاتے اور یہی بقاء کا مضمون ہے۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے وہ عالم بقاء میں چلے جاتے ہیں۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے وہ جنت کی زندگی پا لیتے ہیں۔ جس طرح جنت میں گناہ کا کوئی تصور نہیں جب یہ کیفیت انسان کو اس دنیا میں نصیب ہو جائے تو یقیناً اور بلاشبہ اس دنیا ہی میں جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ حدیث اس مضمون کا ذکر فرما رہی ہے۔ "اعمل ماشئت فقد غفرت لک" کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے میں تجھے بخش چکا ہوں اب تو جو چاہے کرے تو ہمیشہ میرے رضا کی باتیں کرے گا، میرے پیار کو جیتنے والی باتیں کرے گا اور گناہ کی طرف تیرا میلان اختیار کرنا ناممکن ہو چکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "کثرت گناہ کی وجہ سے دعا میں کوتاہی نہ ہو" فرماتے ہیں بعض دفعہ انسان اس خیال سے کہ میرے گناہ بہت بڑھ گئے ہیں دعا میں بھی کوتاہی کرتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ اب کہاں بخش جاؤں گا۔ اب تو معاملہ حد اختیار سے آگے نکل چکا ہے۔ اتنے گناہوں کو اب کون بخشے گا تو فرمایا یہ بھی جرم ہے۔ "کثرت گناہ کی وجہ سے دعا میں کوتاہی نہ ہو گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا" پس گناہ سے بچنے کا طریق بھی دعائیں ہی ہیں جو فضل الٰہی کو کھینچتی ہیں اور بخشش کا مضمون صرف خدا سے تعلق رکھتا ہے۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ گناہ چھوڑ دیں اور گناہوں کی دنیا سے ہجرت کر کے روحانی دنیا کی طرف چلے جائیں ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام ہے کہ تمہارے گناہ کتنے بھی بڑھ چکے ہوں ایک ہی راہ ہے تمہاری ہجرت کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو وہ تمہیں بدی کی دنیا سے نیکی کی دنیا کی طرف ہجرت کی توفیق عطا فرمائے۔

فرماتے ہیں جو لوگ معاصی میں ڈوب کر یعنی گناہوں میں غرق ہونے کے بعد دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے، آخر انبیاء اور ان کی تاثیرات کے بھی منکر ہو جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں یہ جو مایوسی ہے ایک بہت بڑا گناہ ہے جو دراصل انسان سے اس کا سارا دین چھین لیتا ہے۔ وہ لوگ جو گناہوں میں پڑ کر سمجھتے ہیں کہ اب تو ہم ڈوب گئے اور اب دعا بھی ہمیں نہیں بچا سکتی بالآخر وہ انبیاء کے بھی منکر ہو جاتے ہیں اور ایمان کے ہر پہلو سے وہ مونہہ پھیر کر کفر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ توبہ کی حقیقت ہے جو اوپر بیان ہوئی اور یہ بیعت کی جز کیوں ہے فرمایا "بات یہ کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے اسی طرح سے اس پیوند سے بھی اس میں فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں"۔

اب دیکھیں بیعت کا مضمون اپنی ذات میں خوب کھول کر یہ بیان کر کے کہ یہ بیعت جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان وہی خدا کے ہاتھ مقبول ہوتا ہے جو اپنی جان بھی بیچ دے،

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آیئے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں

آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے

عمرہ یا حج

جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو

نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت

بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon

Daud Travels

Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main

Direkt vor dem, Intercity Hotel

Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190

MOBILE: 0172 946 9294

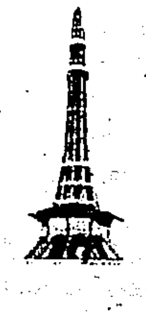

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

اپنے مال بھی بیچ دے، اپنا سب کچھ خدا کے ہاتھ پر بیچ دے اس بات کا اقرار پھر وہ بیعت کے ذریعے کرتا ہے اور بیعت انسان کے ہاتھ پر کی جاتی ہے۔ اور یہ بیعت جو ہے اس کا بہت ہی باریک اور لطیف مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بیان فرماتے ہیں کہ جس کے ہاتھ پر تم بیعت کرتے ہو اس کی اپنی تاثیرات کا بھی تمہاری بیعت سے ایک گہرا تعلق ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنا ایک اور بات تھی اور باوجود اس کے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے سچے برحق اور صدیق خلیفہ تھے پھر بھی وہ بیعت جو حضرت محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ پر کی گئی وہ اور بیعت تھی اور جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر کی گئی وہ اور بیعت تھی۔

> **جس خدا نے دنیاوی ہجرت کے نتیجہ میں اپنے کئے گئے وعدے تمہاری توقعات سے بھی بڑھ کر پورے فرمائے وہ تمہاری روحانی ہجرت کو کبھی ضائع نہیں کرے گا**

پس خلافت کی بیعت کو جو حضرت رسول للہ کی اپنی خلافت تھی وہ بیعت نہیں قرار دیا جس بیعت کو بیعت رضوان کہا جاتا ہے، جو حضرت محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ پر کی جانے والی بیعت تھی۔ اور یہ فرق کیوں ہے جبکہ عہد بیعت ایک ہے۔ عہد بیعت دونوں جگہ برابر ہے۔ دونوں جگہ یہ عہد باندھا جارہا ہے خدا سے کہ اے ہمارے آقا ہم نے وہ سب جانیں جو تو نے عطا فرمائیں اپنی، اپنے عزیز و اقارب کی تیرے حضور پیش کر دی ہیں، اب یہ ہماری نہیں رہیں۔ وہ تمام اموال، وہ تمام نعمتیں جو تو نے ہمیں عطا فرمائیں اب ہم یہ تیرے حضور پیش کرتے ہیں تاکہ ہماری جان بخشی جائے۔ اس عہد بیعت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہی وہ عہد بیعت ہے جو نبیوں کے ہاتھ پر لیا جاتا ہے، یہی وہ عہد بیعت ہے جو خلفاء کے ہاتھ پر لیا جاتا ہے۔ لیکن ایک فرق ہے۔ وہ فرق کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے اسی طرح سے اس پیوند سے بھی اس میں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو، خشک شاخ کی طرح نہ ہو۔

اب ایک اور عظیم الشان مضمون ہے جو آپ نے ہم پر کھول دیا۔ اب آپ دیکھیں درختوں کے ساتھ بھی تو پیوند کیا جاتا ہے۔ آموں کے ساتھ آموں کا پیوند کیا جاتا ہے۔ مگر اس پیوند میں مماثلت ضروری ہے اور طبیعت کا میلان ایک جیسا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ پھل دار درختوں میں سے ہر درخت کا ہر دوسرے درخت سے پیوند ہو ہی نہیں سکتا۔ بعض پھل دار درختوں کا بعض پھل دار درختوں سے پیوند ہوتا ہے اور اکثر سے نہیں ہوتا۔ تو اس لئے پہلی بات جو سمجھنے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ جب تم بیعت کا ارادہ کرتے ہو تو خدا تعالیٰ نے ایک انسان کو تمہاری بیعت لینے کا ذریعہ بنایا ہے اس سے تمہاری فطرت کو پیوند ہونا چاہئے۔ وہ اگر فطرت کا پیوند ہوگا تو پھر اس شخص سے جس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہو تمہاری طرف فیوض جاری ہوں گے اور جتنا خالص پیوند ہوگا اتنا ہی تمہارا وجود اس شخص کے رنگ اختیار کر لے گا جس کے ہاتھ پر تم بیعت کرتے ہو۔ اور اس بیعت میں خشکی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ خشک لکڑی کا پیوند ایک سرسبز درخت سے نہیں ہو سکتا یا ایک سرسبز درخت کی خشک شاخ سے اگر کوئی تروتازہ شاخ بھی باندھ دی جائے تو وہ پیوند نہیں ہو سکے گا تو دونوں طرف زندگی کی علامتیں ہونی ضروری ہیں۔ جس کی بیعت کی جاتی ہے وہ بھی ایک زندہ شعور کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ تمہاری بیعت لے رہا ہو اور تم بھی ایک زندہ شعور اور دعاؤں کے ساتھ اس کی بیعت کر رہے ہو اور جانتے ہو کہ اب ایک نیا پیوند ہے جس کی بناء پر ہماری صفات میں تبدیلی پیدا کی جائے گی۔ فرماتے ہیں یہ تبدیلی ضرور ہوتی ہے "بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو" یعنی بیعت میں صرف ایک خشک رسمی الفاظ کا دہرانا نہیں ہے اگر خشک لفظی الفاظ دوہرا کر تم بیعت کروگے تو ایسا ہی ہوگا جیسے خشک شاخ کو ایک سرسبز شاخ سے باندھ دیا گیا ہو وہ ہزاروں سال بھی بندھی رہے تو سرسبز شاخوں کی تروتازگی تو حاصل نہیں کر سکے گی۔

پس ذاتی خلوص کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں بیعت کے لئے انتہائی ضروری ہے "جس قدر یہ نسبت ہوگی اسی قدر فائدہ ہوگا" اب دیکھیں یہ مضمون کتنا وسیع ہو گیا ہے اور کتنی اس میں عظمت آگئی ہے۔ ایک چھوٹی سی بات جو عام انسان کے لئے مسئلہ بنی رہتی ہے اور بعض دفعہ عمر بھر کی دانشوری بھی اس بات کا حل نہیں دے سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو دیکھیں کیسی وضاحت کے ساتھ کھول دیا ہے روز روشن کی طرح روشن کر دیا ہے، بیعت کے الفاظ وہی ہیں جو قرآن نے بیان فرمائے، عہد بیعت کا مضمون وہی ہے جو قرآن نے بیان فرمایا لیکن کس کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہو یہ مضمون ہے جو بیعت کے الفاظ میں ایک نئی زندگی اور ایک نئی عظمت پیدا کر دیتا ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہاتھ پر جو بیعت کی گئی پھر ویسی بیعت کبھی نہیں ہوئی ہاں اس دور میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو چونکہ آپ نے اپنی ذات کو کامل طور پر حضرت محمدؐ رسول اللہ کی ذات میں کھو دیا تھا اور اپنا کچھ بھی باقی نہیں رکھا تھا اس لئے آپ کی بیعت اگر محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت قرار دی جا سکتی ہے تو یہی وہ بیعت ہے جس کو اس دور میں پھر دہرایا گیا ہے مگر ذاتی طور پر نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق کامل کے لحاظ سے اپنے سارے وجود کو کھو دینے کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فیض عطا کیا گیا۔ آگے جتنی بھی بیعتیں ہیں، ہوئی ہیں یا ہونگی ان میں عہد بیعت وہی رہے گا مگر درجہ بدرجہ اس کا تعلق اس کی ذات سے ضرور رہے گا جس نے بیعت لی ہے۔ اگر خدا کے حضور اس کا ایک خلوص اور تقویٰ کا مقام مسلم ہے تو ہر بیعت کرنے والے کے اندر اسی قدر خلوص اور تقویٰ سرایت کرے گا۔ اور بیعت کرنے والے کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے حال کو درست کرتا رہے اور درست رکھے جہاں تک اس کا بس چلے جہاں تک زور لگ سکتا ہے دعاؤں کے ذریعے اور مسلسل کوشش کے ذریعے اپنا حال بہتر بناتا رہے کیونکہ اس کے ساتھ بہت سی زندگیوں کا انحصار ہے۔ بہت سے اور وجود ہیں جنہوں نے اس سے مل کر زندہ ہونا ہے۔ اگر وہ اپنی زندگی سے ہی غافل ہو گیا تو دوسروں کی زندگی کے کیا سامان کرے گا۔ یہ ایک اور پہلو اس مضمون سے نکلتا ہے جو بہت ہی گہرا اور بہت ہی دل ہلا دینے والا پہلو ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آتا ہے کہ ایک دفعہ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک لڑکا جو بارش ہو رہی تھی، پھسلن تھی بے دھڑک اس میں دوڑا چلا جا رہا تھا۔ آپ نے اس بچے کو آواز دی اور فرمایا میاں احتیاط سے، پھسلن ہے، کہیں گر نہ جانا۔ وہ بچہ حیرت انگیز طور پر ذہین تھا اس نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کی طرف دیکھا، اس نے کہا امام صاحب! میں گرا تو میں ہی گروں گا آپ احتیاط سے قدم رکھیں کیونکہ آپ گرے تو ایک زمانہ گر جائے گا، آپ کے ساتھ بہت سی زندگیاں وابستہ ہیں۔ کتنا حیرت انگیز مضمون ہے جو اس لڑکے نے اپنی حاضر جوابی کے نتیجے میں حضرت ابو حنیفہؒ کے سامنے رکھ دیا اور ہمیشہ وہ اس سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مضمون بیان فرمایا ہے یہ بہت ہی وسیع ہے اس کا ایک پہلو یہ ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے کھولا ہے بہت ہی وسعت رکھنے والا مضمون ہے۔ جو مسائل بڑے بڑے دانشوروں سے حل نہیں ہو سکے کہ بیعت اگر ایک ہی ہے تو پھر فرق کیوں پڑتے ہیں۔ بیعت اگر ایک ہی ہے تو نبی کی بیعت اور کیوں ہے، خلیفہ کی بیعت اور کیوں ہے ایک خلیفہ کی بیعت کیوں اور ہے دوسرے کی کیوں اور ہے، مجدد کی بیعت ایک اور رنگ کیوں رکھتی ہے۔ یہ سارے مسائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مختصر تحریر میں کھول دئے اور ایک اور مضمون ہم پر یہ روشن کر دیا ہے کہ تم اگر بیعت سے استفادہ نہیں کرتے لازم نہیں کہ قصور اس کا ہے جس کے ہاتھ پر تم نے بیعت کی ہے کیونکہ اگر تم نے اپنا پیوند صحیح نہ باندھا، اگر سچائی اور خلوص کے ساتھ بیعت نہ کی اور اگر تم اس عہد بیعت پر کامل خلوص اور وفا سے قائم نہ رہے اور جس کی بیعت کر رہے ہو اس سے پیار اور محبت کا سچا گہرا تعلق نہ رکھا تو پھر وہ بیعت تمہیں فائدہ نہ دے گی بلکہ پیوند ہونے کے باوجود وہ صفات تم میں سرایت نہیں کریں گی۔

جہاں تک درجہ بدرجہ صلاحیتوں کا مضمون ہے یہ تو ایک ایسا مضمون ہے جس میں کوئی بھی ایسی لکیر نہیں کھینچی جا سکتی کہ جس سے یہ کہا جائے کہ اس مقام پر آکر کوئی بیعت لینے والا بیعت لینا چھوڑ دے کیونکہ اس کا وہ مرتبہ نہیں جو پہلوں کا مرتبہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے ایک منافقانہ حالت میں کہا کہ لوگ جو محمدؐ رسول اللہ کی بیعت کرتے تھے ان کے اندر تو یہ یہ باتیں تھیں جو آپ کی بیعت کر

بااعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA سے کیجئے
۷ دسمبر تک کے لئے کرایوں میں حیرت انگیز کمی کا اعلان

PIA	فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۹۵۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۴۰۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۲۵۰ مارک

امارات ایرلائن: جرمنی کے کسی بھی شہر سے لاہور۔ اسلام آباد براستہ دوبئی وکراچی ۱۰۶۰ مارک۔ ریل اینڈ فلائی ٹکٹ۔

جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں ایرلائن کے ٹکٹ کی فروخت کے لئے سب ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں۔

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX : 06074/881258 **(Irfan Khan)**

رہے ہیں ان میں وہ باتیں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو وہ بیعت کرنے والے تھے وہ اور تھے اور جو میری بیعت کرنے والے ہیں وہ اور ہیں اس پر تو غور کرو۔ تو ہر بیعت کرنے والے کا اپنا مقام اور مرتبہ بھی ایک ہے، اس کا اپنا اخلاص بھی ہے۔ پس لازم نہیں کہ جس کی بیعت کی جائے اسی کا قصور ہو کہ تم بیعت تو کرتے ہو مگر فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ تمہارا بھی قصور ممکن ہے۔ ممکن ہے تم نے پورے اخلاص کے ساتھ اپنی سبز شاخوں کو اس کے ساتھ پیوند کے لئے آگے نہیں بڑھایا بلکہ ایک خشک ہاتھ بڑھایا ہے گویا خشک ٹہنی کا پیوند اس سے کر دیا۔

پس یہ بہت ہی وسعت والا مضمون ہے اور یہی حقیقی ہجرت ہے۔ روحانی ہجرت کی اس سے بہتر تمثیل ممکن نہیں کیونکہ جب آپ آم کے ایک پودے کو اکھیڑتے ہیں ایک جگہ سے خواہ اس کی کیسی ہی بد صفات کیوں نہ ہوں جب اس کو زمین سے اکھیڑتے ہیں اور اس کی شاخ کو کسی ایسے سرسبز آم کی شاخ سے پیوند کر دیتے ہیں جو آم تو ہے لیکن مختلف صفات کا آم ہے، اعلیٰ درجے کی صفات کا آم ہے تو اس سے جو آم پیدا ہوتے ہیں وہ وہی مزہ رکھتے ہیں، وہی رنگ و بو رکھتے ہیں جو اس آم کے ہیں جس کے ساتھ پیوند کیا گیا بشرطیکہ وہ شاخ جو کاٹی گئی تھی یا جو پودا اکھیڑ کر دوسری جگہ لے جایا گیا تھا اس کے اندر خلوص نیت ہو یعنی

> **اللہ تعالیٰ کی تخلیق کائنات کے فلسفے پر غور کرو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ کوئی زہر بھی ایسا نہیں جو اپنی ذات میں شفا کا مادہ نہ رکھتا ہو۔ مگر اس میں شفا کا مادہ تب پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کو کچل کر خاکستر کر دیا جائے**

مالی نے خلوص نیت کے ساتھ، احتیاط کے تقاضے پورا کرتے ہوئے یہ پیوند کیا ہو۔ اگر ایسا ہو تو پھر لازماً وہ صفات تبدیل ہو جاتی ہیں اور نئی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اب آموں کی بھی کتنی قسمیں ہیں۔ ہمارے قادیان کے باغ میں جو حضرت مصلح موعودؓ نے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے شوق سے لگوایا تھا اس میں ایک سو سترہ یا اس سے کچھ زائد قسمیں تھیں اور ساری پیوندی تھی۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میرا پیوند جب تک "خاص الخاص" یا "ثمر بہشت" سے نہ ہو ویسے ہی ٹھیک ہوں تو اس کی بڑی جہالت ہوگی۔ اس لئے اگر آج کوئی یہ کہے کہ پہلے خلفاء نہیں رہے جن کے تقدس اور علو مرتبت کا یہ حال تھا اس لئے ہمیں اس خلیفہ کی بیعت کی کیا ضرورت ہے تو ویسا ہی جاہل ہوگا کیونکہ خلفاء آپس میں، مرتبہ میں ویسی ہی کمی بیشی رکھتے ہیں جیسے انبیاء خدا کے نزدیک کمی بیشی رکھتے ہیں۔ فرمایا "تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض" یہ وہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض دوسروں پر فضیلت بخشی ہے۔ پس کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ پہلے رسول ابراہیمؑ کو تو یہ عظمت تھی اس لئے اس کی بیعت کی گئی، اب میں داؤد کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا، اب میں اسماعیلؑ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا، اب میں سلیمان کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا، یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ وقت کے لحاظ سے جو تمہیں نصیب ہے وہ خلافت ہے اور خلافت اگر اپنے آپ کو سنوارنے میں پوری طرح کامیاب نہ بھی ہو سکی ہو اور دعاؤں میں کمی کی وجہ سے یا اپنے نفس کی نگرانی کی وجہ سے اس میں رخنے بھی ہوں تب بھی تمہارے لئے وہی سب سے پاک نمونہ ہے اور اس سے پیوند کے سوا تمہارے لئے چارہ کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے پیوند سے منہ موڑو گے تو دنیا میں کہیں کے بھی نہیں رہو گے۔ ایک ناپاک اکھڑے ہوئے پودے کی طرح تمہاری مثال ہو جائے گی جس کی جڑیں ایک دفعہ اکھڑ جائیں تو نہ وہ مشرق کا رہتا ہے نہ مغرب کا۔ ہوائیں جس طرف چاہیں اسے اکھاڑ کر لے جاتی ہیں۔ پس پیوند لازم ہے اور پیوند بیعت لازم ہے ہاں تمہارا بھی فرض ہے کہ دعائیں کرو کہ جس کے ساتھ پیوند بیعت کرتے ہو اللہ تمہیں پورے اخلاص اور محبت کے ساتھ اس پیوند کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق بخشے۔ اور تمہارا بھی فرض ہے کہ دعائیں کرو اللہ اس کو بھی توفیق بخشے کہ وہ خدا کی نظر میں جو اس سے تقاضے کئے جاتے ہیں وہ ان کو پورا کرنے کی توفیق پائے اور اللہ تعالیٰ دن بدن اس کی حالت بہتر کرتا چلا جائے کیونکہ جب اس کی حالت بہتر ہوگی تو تمہاری بھی حالت بہتر ہوگی۔

پس بیعت کر کے عناد اور دشمنی اور طعن و تشنیع کا تعلق جو ہے اس عہد بیعت کو فسخ کر دیتا ہے۔ بیعت کے بعد تمہارا بھی فرض ہے اور اس شخص کا بھی فرض ہے جس کی تم بیعت کرتے ہو کہ مسلسل دعاؤں کے ذریعے یہ توفیق مانگتا رہے کہ اللہ تعالیٰ سچی توبہ کی توفیق عطا کرے، ایسی مغفرت کی توفیق عطا فرمائے جس کا دوسرا نام ہجرت ہے، جس کے بعد گناہوں کی ادنیٰ زندگی کی طرف لوٹنے کا دھیان تک دل میں کبھی نہ آئے۔ ہمیشہ کے لئے وہ دھیان وہ تعلق دلوں سے لوٹ کر ایسا نابود ہو جائے جیسا کبھی تھا ہی نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو ہم یقین کرتے ہیں کہ آپ کو ایک صدیقیت کا مقام حاصل تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ اس پر روشنی ڈالی ہے اس میں یہی ہجرت کا مضمون ہے جو ظاہری طور پر بھی ہوئی اور روحانی لحاظ سے بھی ایسی کامل ہوئی کہ جس کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر میں ہمیں ملتی ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خیال یہ تھا کہ چند دن ٹھہریں گے، استفادہ کریں گے اور پھر واپس چلے جائیں گے۔ اس نیت سے آئے کہ گھر بنا رہے تھے وہ ابھی تکمیل کے مراحل کو نہیں پہنچا تھا، دیواریں کچھ کھڑی تھیں، کچھ ابھی بنی نہیں تھیں، کچھ چھتیں پڑ گئیں، کچھ نہیں پڑی تھیں اور ابھی بہت سے کام تھے جو ادھورے چھوڑ آئے تھے۔ اس نیت سے آئے کہ میں امام سے فیض حاصل کر کے واپس جاؤں گا اور پھر آؤں گا اور پھر جاؤں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب اجازت مانگتے تھے تو حضور فرماتے تھے کچھ دیر ابھی اور ٹھہریں، پھر کچھ عرصے کے بعد اجازت مانگتے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے ابھی کچھ دیر اور ٹھہریں۔ یہاں تک کہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اپنے گھر پیغام بھجوا دیں کہ آپ نے اپنا یہ وطن بنا لیا ہے آپ یہیں کے ہو گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کسی کے سوال کے جواب میں یہ بیان فرمایا وہ دن اور آج کا دن یعنی موت تک، آخری وقت تک مجھے اس گھر، اس وطن کا خیال تک دل میں نہیں آیا۔ کوئی دل میں اشارۃً بھی یہ حسرت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ مکان جس کو میں بنا رہا تھا میں اسے مکمل تو کروا لوں، کبھی دل میں یہ واہمہ تک نہیں گزرا کہ کاش میں دیکھ تو لوں کہ وہ کیا چیز تھی اور اب بن کے کیسا لگتا ہے۔ فرماتے ہیں وہ تو مٹ گئیں چیزیں، وہ ساری یادیں محو ہو گئیں گویا موت کے بعد انسان ایک نئی دنیا میں آ پہنچا ہے۔ یہ وہ ہجرت ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مقبول توبہ قرار دیتے ہیں، یہی وہ عہد بیعت ہے جس کی طرف قرآن ہمیں بلاتا ہے۔

پس جب آپ کو خدا تعالیٰ نے خلافت کی نعمت عطا فرمائی ہے تو اپنے عہد بیعت کو پورے خلوص اور سچائی کے ساتھ قائم رکھیں اور محبت اور دل کی گہرائی کے تعلق سے یہ تعلق باندھیں اور اس کی حفاظت پر مامور ہو جائیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اگر تمہیں اپنی کسی چیز کی قدر نہ ہو تو تم اٹھا کے گھر کے ایک کونے میں پھینک دیتے ہو مگر جو سب سے زیادہ قیمتی چیز ہو دیکھو کتنی حفاظت کے سامان تم نہیں کرتے، کیسا کیسا خیال کرتے ہو کہ اس طرف سے بھی خطرہ ہے، اس طرف سے بھی خطرہ ہے۔ ہر خطرے کی راہ بند کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ پس یہ عہد بیعت ہے جو سب عزیز چیزوں سے عزیز تر ہے یہ اگر مقبول ہو جائے تو تمہاری اس دنیا کی زندگی بھی مقبول ہے اور تمہاری زندگی یعنی اس دنیا کی زندگی بھی مقبول الٰہی ہوگی اور اس سے بہتر اور کوئی سودا نہیں ہے۔

پس اے پاکستان سے ہجرت کرنے والو! تم جہاں کہیں بھی ہو خواہ جرمنی میں ہو یا فرانس میں یا ہالینڈ یا پولینڈ یا امریکہ یا افریقہ یا دوسرے ممالک میں ہو یاد رکھو ایک ہجرت تو ہو گئی اور اس ہجرت سے جو خدا نے وعدے فرمائے تھے پورے کر دیئے۔ تم نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا کہ اس ہجرت کے نتیجے میں تمہیں تنگیاں نہیں بلکہ وسعتیں عطا کی گئی ہیں اور خدا نے ایک بھی وعدہ نہیں جو ٹال دیا ہو، ہر وعدہ ہجرت کی برکتوں کا تمہارے ساتھ پورا کر دیا۔ پس اب پوری مستعدی کے ساتھ، کامل خلوص کے ساتھ وہ ہجرت کرو جو ہجرت بدیوں کے ملک سے نیکیوں کے ملک کی طرف ہجرت ہوا کرتی ہے۔ لیکن یہ وہ ہجرت ہے جس کے بعد لوٹ کر جانا نہیں ہے، جس کے بعد مڑ کر دیکھنا نہیں ہے کہ کن لوگوں، کن بد لوگوں سے ہم نے نجات پائی ہے، کن دوستوں کو چھوڑا ہے، کن تعلقات سے روگردانی کی ہے، کن عزیز آرام گاہوں کو ہم ترک کر کے آئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی مثال میں نے اسی لئے پیش کی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے عین مطابق یہ مثال ہے کہ جب چھوڑتے ہو تو بالکل چھوڑ جاؤ اور بھول جاؤ کہ تم کہاں رہا کرتے تھے، کس دنیا میں بستے تھے۔ وہ سب آرام تج کر دو اور ایک نئی زندگی میں داخل ہو جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ جس خدا نے دنیوی ہجرت کے نتیجے میں اپنے کئے گئے وعدے تمہاری توقعات سے بھی بڑھ کر پورے فرمائے وہ تمہاری روحانی ہجرت کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ تم پر موت نہیں آئے گی جب تک تمہارا دل تسکین سے نہ بھر جائے جب تک وہ سب لذتیں سینکڑوں گنا زیادہ تمہیں عطا نہ کی جائیں جن لذتوں کو خدا کی خاطر تم نے چھوڑا ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ ہجرت آپ کریں تو سب دنیا آپ کے ساتھ ہجرت پر تیار ہوگی۔ یہی وہ ہجرت ہے جو انسانی زندگی کا آخری مقصد ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

The Hahnemann College of Homoeopathy

Venues: London and Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.

Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹۲)

مرکری کے مختلف خواص کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۳ جولائی ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۳ جولائی ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک کلاس میں مرکری کے مختلف خواص پڑھائے۔

مرکری Merc. Sol.

فرمایا السریشن آف کورنیا اور انفلیمیشن آف کورنیا، اس دوا میں روشنی سے بہت زود حسی ہے۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ عام طور پر جو گرمیوں میں آنکھ دکھنے کا نقشہ سامنے آتا ہے اکثر ہمارے گرم ممالک میں ہوتا رہتا ہے۔ اس کی ایک Typical تصویر یہ دوا ہے مرک سال اور اگر امتیاز کرنے والی علامات اور کوئی نہ ہوں کسی خاص دوا کی طرف اشارہ نہ کر رہے ہوں تو مرک سال آنکھوں کی عمومی بیماریوں میں جسے اردو میں آنکھ کا دکھنا کہا جاتا ہے، آنکھ آئی ہوئی ہے کہتے ہیں، آنکھ دکھ گئی، اس میں کام آتی ہے۔ ایک اس کا گہرا اثر بھی ہے جو مرک کور سے ملتا ہے۔ مرک کور کے متعلق میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اگر کسی نے غلطی سے سورج کی طرف دیکھ لیا ہو، گرہن کے وقت، یہ سمجھ کے کہ اس کی روشنی ہلکی ہو گئی ہے تو اس کی جو الٹراوائلٹ ریز ہیں وہ سیدھی آنکھ پر جا کے پڑتی ہیں اور وہ بہت تباہ کن ہیں کورنیا کے لئے۔ ریٹنا Retina کے سیمنٹ کو کھا جاتی ہیں۔ یا پھر Welding کا نظارہ پسند آئے اور آدمی کھڑے ہو کر اس کو دیکھے کہ کس طرح تیز شعلے نکلتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں Retina کا سیمنٹ کھایا جاتا ہے اور مشکل یہ ہے کہ فوراً پتہ نہیں چلتا۔ بلکہ بعض دفعہ کئی سال میں آہستہ آہستہ یہ اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں مرک کور چوٹی کی دوا ہے۔ اس میں سب سے اونچی طاقت C.M. کی دو تین خوراکیں مہینے کے وقفے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت نمایاں اثر پہنچاتی ہیں۔ مرض وہیں ٹھہر جاتا ہے جہاں یہ پہنچ چکا ہو لیکن اکھڑے ہوئے Retina کو واپس نہیں لا سکتی۔ وہ ایک قسم کا مکینکل کیس بن جاتا ہے اس میں سرجری کی لازماً ضرورت ہے۔

مرک سال ایک اور دوا ہے جس کو چھوٹی پوٹینسی میں جن ڈاکٹروں نے استعمال کیا ہے اس میں مفید بتاتے ہیں۔ ان کے نزدیک مرک سال ۲۰۰ پوٹینسی اگر مستقلاً ایسے مریض کو دی جائے تو Retina کی بہت سی بیماریاں اس سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

کانوں کی بیماریوں میں اس کی خاص علامت پیپ کی بدبو اور اس کا رنگ ہے۔ مرکری پیپ کا رنگ یا سفید ہوتا ہے یا سبز۔ عموماً تو سفید اور سبز نزلے کے متعلق ایلوپیتھک ڈاکٹر یہ بتاتے ہیں کہ سفید میں Infection کم ہوتی ہے۔ جب Infection بڑھ جائے تو پھر اس کا رنگ سبز ہو جاتا ہے۔ پیچش میں بھی عام طور پر یہی پہچان بتائی جاتی ہے۔ جب پیچش کا رنگ گہرا سبز ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ انفیکشن بہت بڑھ چکی ہے۔ لیکن بعض ایسی دوائیں ہیں، جیسے کہ مرک سال اس میں دونوں علامتیں پائی جاتی ہیں اور پیپ کا رنگ زرد نہیں ہے۔ یا سفید ہے یا سبز ہے۔ اور کان کی بیماری میں گہرا سبز رنگ کا مزاج جو خطرناک قسم کی مرکری کی بدبو رکھتا ہو وہ اس کی پہچان ہے۔

حضور نے سیلیشیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سیلیشیا کے اثرات جو ہیں اس کے بارے میں افریقہ کے مختلف ہسپتالوں کو کہا ہے کہ سائنسی طور پر ایڈز کے کچھ کیسز (Cases) لے کر ان پر تجربے کریں اور مجھے لکھیں۔ اس سے پہلے مجھے خط ملا تھا کہ اب تک جو میں نے دی ہے اس میں دو کیسز میں مکمل شفا ہو چکی ہے اور باقی ابھی زیر نظر ہیں۔ ان کی رپورٹ بعد میں بھیجی جائے گی۔

سیلیشیا میں ہی ایک اور تجربہ ہوا ہے۔ چند Cases ایسے ہیں جن میں اینڈومیٹرائٹس (Endometritis) مشکل بیماری، خطرناک بیماری پر تجربے کر رہا ہوں۔ اس کے بہت سے کیسز ہیں اور ایک Infertility (بانجھ پن) کی وجہ اینڈومیٹرائٹس (Endometritis) بھی ہے۔ اگر اندر سے رحم (Uterus) یوٹرس کی دیواریں ساری متورم ہوں اور ان میں انفلیمیشن آ گئی ہو۔ خون بھی رستا رہتا ہو۔ ایسی حالتوں میں عموماً Pragnency (حمل) نہیں ہو سکتی۔ اور بعض دفعہ اینڈومیٹرائٹس اپنی علامتیں ظاہر کئے بغیر موجود رہتا ہے۔ بعض دفعہ کرانک سٹیج (Cronic Stage) ایسی ہے جو کوئی تکلیف پیدا نہیں کرتی اور جب تک اچھا گائنا کالوجسٹ سارے کیس کا معائنہ کر کے یہ فیصلہ نہ کرے کہ یہ بیماری ہے بعض عورتوں کو پتہ ہی نہیں چلتا۔ جب ان کو پوچھیں کہ کوئی تکلیف؟ تو کہتی ہیں کہ بالکل ٹھیک، بالکل نارمل ہے۔ اس لئے اس چیز پر میں آج کل تجربے کر رہا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ بعض Alergic Phenomena ایسے ہوں جو اینڈومیٹرائٹس پیدا کرنے میں محرک ہوں اس سلسلے میں ایک کیس میں میں نے سیلیشیا ایک لاکھ کی ایک خوراک تجویز کی۔ اس مریضہ نے جو رپورٹ دی ہے ابھی چند دن پہلے میں حیران رہ گیا اس نے کہا کہ مجھے اینڈومیٹرائٹس کا پتہ ہی کوئی نہیں علامتیں ہی نہیں تھیں جس سے میں کہہ سکوں۔ مگر میری بڑی خطرناک الرجی تھی جس سے میں بعض دفعہ ساری ساری رات چھینکیں لیتی تھی۔ اب ایک خوراک سیلیشیا کی کھائی ہے اور میں ٹھیک ہو گئی۔ اب پہلے کبھی میرے علم میں نہیں تھا کہ الرجی کے لئے ناک کی چھینکوں کے لئے سیلیشیا استعمال ہونی چاہئے۔ لیکن ایک نیا اضافہ ہوا ہے اس علم میں۔ اس کو دوسری جگہ بھی استعمال کر کے دیکھا جا سکتا ہے۔ لیکسز ہم دیتے ہیں آج کل کی الرجی میں ایک ہزار میں لیکن ایک ہزار پر اکتفا کئے بیٹھے ہیں کئی دفعہ ایک ہزار وقتی فائدہ دے کر پھر چھوڑ دیتی ہے۔ Repeat کرنے (دوہرانے) کے باوجود فائدہ نہیں دیتی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بھی اونچی پوٹینسیوں کے تجربے ہونے چاہئیں۔ دس ہزار لاکھ وغیرہ اور پھر دیکھا جائے کہ کس حد تک مریض شفایاب ہوا ہے، مستقل یا عارضی طور پر۔

تو پوٹینسی کا علم بہت اہم ہے اور مرک سال میں بھی مختلف بیماریوں میں مختلف پوٹینسیاں استعمال کر کے دیکھنی چاہئیں۔ میں نے عموماً ۲۰۰ یا ۱۰۰۰ تک استعمال کی ہے، مرک سال کبھی کسی کو اونچی نہیں دی۔ لیکن لنگز (Lungs) میں مرک سال کا فائدہ بہت اہم ہے اس میں ضرور ہومیو پیتھ کو توجہ کرنی چاہئے سلی امراض میں بھی مرک سال بہت مفید ہے۔ خاص طور پر اگر لنگز (Lungs) میں کہیں زخم بن چکے ہوں، Cavaties بن گئی ہوں اگر مرک سال کی عمومی علامتیں ہوں تو مرک سال اللہ کے فضل کے ساتھ بہت نمایاں اثر دکھاتی ہے۔

Cold کے متعلق اس میں ایک چیز خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ کامن کولڈ (نزلہ زکام) سے اس کا ایک تعلق ایسا ہے کہ علامتیں ہوں یا نہ ہوں اگر کسی مریض کو نزلے میں مرک سال دی جائے تو فوراً فائدہ دیتی ہے۔ لیکن جب دوبارہ آیا تو اس سے فائدہ نہیں ہوا۔ اس لئے کامن کولڈ سے اس کا کوئی ایسا تعلق ہے سطحی طور پر کہ اس کو فوراً درست کرتی ہے مگر اس کا کرانک Chronic علاج نہیں۔ اس کی بجائے اگر Common Cold کی Tendency ہو جس کو مرکری سے آرام آئے تو مستقل طور پر اس میں کالی آئیوڈائیڈ بہتر علاج ہے۔ کالی آئیوڈائیڈ اس کے رجحان کو آہستہ آہستہ ختم کر دیتا ہے۔

کینٹ کہتا ہے کہ مرکری کو سورک کیسز میں زیادہ استعمال نہ کرنا کیونکہ اگر زیادہ ڈوزیں (Doses) دی جائیں، سورا میں تو بعض دفعہ یہ باقی رہنے والا بداثر چھوڑ جاتا ہے۔ سورا سے مراد جلدی امراض ہیں جو گہری جلدی امراض کہلاتی ہیں جن کا اندر Joints سے بھی تعلق ہے میوکس ممبرین سے بھی تعلق ہے اور ضدی امراض جو جلد کو چمٹ جاتی ہیں ان کو سوراک امراض کہا جاتا ہے۔ اسی کے اندر چنبل آ جاتی ہے جو سخت ضدی چیز ہے۔ کینٹ نے وارننگ دی ہے کہ مرکری کو سورے میں بار بار استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

دانتوں کی بیماریوں میں ایک Ridge disease ہے جس میں دانت کھوکھلے ہو جاتے ہیں اور Gums کو چھوڑ دیتے ہیں خلا سے بن جاتے ہیں۔ ان کے درمیان بدبودار پیپ سی یا نہ بھی بنے پیپ تو بدبودار گندا سا مادہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ اگر یہ سارے دانتوں میں ہو پھر یہ یہی بیماری ہے۔ اکیلا اگر ایک دانت ایسا نمونہ دکھائے تو یہ بیماری نہیں ہے۔ کوئی مقامی خرابی ہے۔ Ridge disease میں مرک سال بہت اچھی دوا ہے اور اسی طرح پائیوریا Pyorrhea میں اس کا بہت اچھا اثر معلوم ہوتا ہے۔ تجربہ سے دانتوں کی خرابیوں میں ان کا سیاہ ہو جانا اور جڑوں سے کھایا جانا۔ یا کراؤن سے کھایا جا کر اندر تک اترنا یہ مرک سال کے معروف دائرے میں ہے۔ اور اگر جڑیں کالی ہو رہی ہوں تو سٹیفی سیگریا، مرک سال سے بہتر کام کرتی ہے۔ اس لئے سٹیفی سیگریا اور مرک سال دونوں کو آپ دانتوں کے ایسے مرض میں جہاں وہ گل کر کالے ہو رہے ہوں اور کھائے جا رہے ہوں۔ یہ بھی Necrosis ہے ایک قسم کا دانتوں کا۔ اس میں یہ دونوں دوائیں بہت فائدہ مند ہوتی ہیں۔

سفلیٹک چلڈرن میں کہتے ہیں جن کو سفلس کا مادہ پرانا قدیم سے کہیں ورثے میں ملا ہو ان میں یہ رجحان دانتوں کا شروع میں ہی گل کر کالے ہو جانا یہ نمایاں پایا جاتا ہے۔

اگر گلے کی خرابی میں ٹانسلز میں Pus بننی شروع ہو جائے تو اس میں مرک سال اچھی دوا ہے۔ گلے کے ٹانسلز میں Pus کے سپاٹ بن جائیں جگہ جگہ اور وہ سپاٹ پھر گہرے ہوں۔ اس کے لئے مرکری تو عمومی طور پر ٹانسلز میں Pus پڑنے کی دوا ہے۔ اس میں ایک اور دوا ہے جس کا مرکری سے آپس میں بہت تعلق ہے۔ فائٹولا کا۔

اس میں جگر کی تکلیفوں میں جو خاص علامتیں ہیں کہ جگر میں چبکیں پڑتی ہیں۔ جیسے ڈنک سال لگ رہا ہو۔ اور دائیں طرف لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔

پیچش سے اس کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ عام طور پر روز مرہ کی پیچش میں یہ کام آ سکتا ہے۔ کولک (Col-ic) ہر قسم کے Rubling Distention، پیٹ میں اپھارہ ہوا ہو، دردیں کبھی ادھر کبھی ادھر اور ان میں اگر Stinging بھی موجود ہو جیسے مکھی نے ڈنک مارا ہے اس وقت یہ دوا زیادہ مفید ہے۔ یعنی زیادہ Applicable ہے۔ زیادہ قرین ہے اس مرض کے۔

مرک کار کی طرح اس میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے کہ اجابت کے باوجود درد میں مکمل آرام نہیں آتا۔ کچھ وقفہ بھی نہیں پڑتا۔ مرک کار میں درد مسلسل جاری رہتی ہے اور اس میں یہ احساس کہ ابھی کچھ ہے، Irritation کا احساس رہتا ہے۔ یہ فرق ہے مرک سال میں اور اس میں۔ صرف تیزی کا فرق ہے لیکن بیماری کی موجودگی کا احساس مسلسل جاری رہتا ہے۔ بہت سی ایسی دوائیں ہیں جہاں سخت پیچش کے باوجود ایک دفعہ انسان فارغ ہو تو کم از کم چند منٹ آدھے گھنٹے کے لئے کچھ ریلیف (Relief) مل جاتا ہے پھر بیماری شروع ہو جاتی ہے۔ مرکری میں کوئی ریلیف نہیں ہے۔ مرک کار میں اس کے علاوہ اضافی علامت یہ ہے کہ مرک کار میں پیشاب پر بھی ایسے مریض میں اثر پڑتا ہے۔ وہاں بھی دکھن جلن اور تھوڑا ہونا۔ ایک قسم کے مثانے کی پیچش ہے اور اکثر دونوں میں اکٹھا ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی ان دونوں حصوں میں مرک کور اگر دوا ہو تو مثانے کی بیماریوں میں اور پیٹ اور انتڑیوں کی بیماری میں ایک جیسا اثر دونوں میں بیک وقت ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن مرک سال میں ضروری نہیں۔ اور خالی پیچش میں جب عام طور پر مرکری کی علامتیں ہونگی تو مفید ہو گا۔

میں نے آپ کو بتایا تھا کہ گرمیوں کی پیچش میں خاص طور پر اگر خونی ہو تو ایکونائٹ اور ایپی کاک اس میں مرکری بھی لکھ لیں۔ اگر وائیلنس (Violence) زیادہ ہو اور کھلا کھلا خون آئے تو پھر مرک کار ہے۔ اگر نمایاں وائیلنس نہ ہو مگر درد ہو اور میوکس (آؤں) زیادہ آتی ہو، خون کی آمیزش ہو مگر خون کے فوارے نہ چلیں ایسی صورت میں مرک سال، مرک کار سے زیادہ بہتر اثر دکھاتی ہے۔

مکرم میاں سراج الدین صاحب امرتسری (مرحوم)

(عطاء اللہ کلیم ـ مبلغ سلسلہ)

حضرت میاں سراج الدین صاحب (مرحوم) سابق موذن مسجد اقصیٰ و درویش قادیان دارالامان یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۶ء کو آپ کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت ملی اور ۱۵ فروری ۱۹۸۴ء کو ربوہ میں وفات پائی اور پھر بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کے فرزند مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم (مبلغ انچارج جرمنی) نے حضرت میاں سراج الدین صاحب کے حالات مرتب کئے ہیں۔ ذیل میں اس کا ایک حصہ ہدیہ قارئین ہے۔ (مدیر)

قبول احمدیت کی داستان

مکرم والد صاحب بزرگوارم نے بیان کیا کہ میں اہل حدیث کے گھر پیدا ہوا اور اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھتا رہا۔ ایک جمعہ کے خطبہ میں مولوی نور محمد صاحب نے کہا کہ لوگو! اندھیر ہو گیا مرزا قادیانی نے نیا کلمہ لا الہ الا اللہ مرزا رسول اللہ شائع کیا ہے۔ نیز کہا کہ یہ لوگ ظاہری طور پر تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں مگر اندرونی طور پر مرزا صاحب کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ یہ لوگ رسول عربی کے دشمن ہیں۔ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہئے۔ یہ وعظ وہ خطبہ جمعہ میں کر رہے تھے۔

ان دنوں ہماری دکان احمدیوں کی دکان کے پاس امرتسر میں تھی۔ یہ احمدی مکرم علی احمد صاحب ٹھیکیدار کے والد مکرم رحیم بخش صاحب اور چچا مکرم اللہ بخش صاحب تھے۔

میں نے جب مولوی صاحب موصوف سے نئے کلمہ کے اشتہار کا سنا، اس وقت میں نے سنتیں بھی ادا نہیں کیں اور غصے کی حالت میں دکان پر واپس آ گیا۔ آتے ہی میں نے برے برے لفظوں میں رحیم بخش صاحب کو مخاطب کیا۔ انہوں نے کہا کہ:

"اگر تم قادیان کی طرف سے چھپا ہوا یہ اشتہار دکھا دو تو ہم تمہیں پچاس روپے انعام دیں گے"۔

میں اسی وقت مولوی صاحب موصوف کی طرف لوٹ گیا اور مسجد میں جا کر ملا اور عرض کیا:

"مولوی صاحب مرزائیوں کے کلمہ کا اشتہار مجھے دے دو میں نے ان کافروں کو مسلمان کرنا ہے"۔

مولوی صاحب نے میرے تکرار پر کہا کہ یہ اشتہار مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس ہے میرے پاس نہیں ہے۔ میں اسی وقت مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس گیا۔ مجھے خیال ہوا کہ مولوی صاحب سے اشتہار ضرور لے آؤں گا۔ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی مسجد میں سات سال کا عرصہ اذان دیتا رہا تھا۔ میں نے ان سے مرزائیوں کے نئے کلمہ کا اشتہار مانگا۔ اس نے مجھے بہت ٹالا اور کہا کہ ہم جھگڑنے کے لئے کافی ہیں۔ آپ کو کیا ضرورت ہے۔ میرے مزید اصرار پر اس نے کہا:

"میرے پاس اشتہار نہیں ہے میں نے اکبر شاہ صاحب سے سنا ہے"۔

میں اکبر شاہ کے پاس گیا۔ اس نے کہا:

"میں نے لاہور میں چینیاں والی مسجد کے مولوی عبدالواحد صاحب سے سنا ہے"۔

میرے والد صاحب حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے مرید تھے۔ اس لئے مجھے مولوی عبدالواحد صاحب اچھی طرح جانتے تھے۔ جب میں اشتہار کے لئے ان کے پاس گیا۔ تو انہوں نے کہا:

"ایسا اشتہار دیکھنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے اس لئے تم کو وہ اشتہار نہیں دیا جائے گا"۔

میں نے اشتہار وصول کرنے کے لئے پچاس روپے دینے کے لئے کہا لیکن کسی نے مجھے اشتہار نہ دیا۔ میں نے سوچا کہ جس نے یہ اشتہار دیا ہے کیا پریس میں ایک ہی اشتہار نکلا تھا۔

اس سے قبل میں حنفی مولویوں سے بدظن تھا۔ اشتہار کے نہ ملنے پر اہل حدیث مولویوں سے بھی بدظن ہو گیا۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے حضور گر گر کر دعائیں کرنے لگا۔ "اے میرے پیدا کرنے والے خالق و مالک جس راہ میں تجھے مل سکوں وہ راہ مجھے دکھا"۔

۱۹۱۵ء میں مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ خواب دکھایا "علمانہم شر من تحت ادیم السماء" یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہو گئے اور میں نے یہ الفاظ حفظ کر لئے۔ صبح کی اذان ہو گئی میں اسی وقت نماز کے لئے مولوی غلام علی صاحب قصوری کے لڑکے خلیفہ عبدالرحمان صاحب کے پاس پہنچا۔ خلیفہ عبدالرحمان صاحب، مکرم قاضی میر حسین صاحب بھیروی کے شاگرد تھے۔ میں نے اپنا خواب بیان کیا۔ اس نے کہا "اللہ تعالیٰ نے تمہیں حدیث پڑھائی ہے"۔ کیونکہ خاکسار ان پڑھ تھا اس لئے مجھے ان لفظوں کا علم نہیں تھا۔ خلیفہ عبدالرحمان صاحب کو جب میں نے خواب سنایا تو انہوں نے کہا "دیکھا نہیں تم نے یہ عالم لوگ کیسے شرارتی ہیں"۔ میں خلیفہ عبدالرحمان صاحب کو نیک سمجھ کر ان کے پیچھے نماز پڑھا کرتا تھا اور دوسرے مولویوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے خواب دکھایا۔ غالباً ۱۹۱۶ء ہو گا۔ وہ خواب یہ ہے:

"ایک چاند ہے جو چکر کاٹ رہا ہے۔ اس نے مجھے اپنے اندر لے لیا ہے۔ بہت سارے ستارے ہیں ان میں میں اڑتا ہوں"۔

میں نے پھر صبح جا کر خلیفہ عبدالرحمان صاحب کو یہ خواب سنایا اس نے کہا "خواب بہت اچھا ہے کسی نیک آدمی کی صحبت میں تمہاری عمر گزرے گی" میں نے اپنے خیال میں کہا کہ اس (یعنی خلیفہ عبدالرحمان) سے بڑھ کر کون نیک ہے۔ جب اس نے یہ بات بتائی تو میں نے پھر دعا شروع کر دی تو خواب میں مجھے کہنے والا کہتا ہے:

"ان مولویوں بگھیاڑوں سے بچو اور ایک جماعت کی طرف توجہ کرو"۔

جب یہ خواب میں نے دیکھا تو میں نے یہ دل میں سوچا کہ مولویوں میں تو خلیفہ عبدالرحمان بھی آ جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب کسی سے بیان نہیں کی اور صبح کی نماز پڑھ کر بیٹھا استغفار کرتا رہا۔ تین روز تک برابر یہی خواب آتا رہا۔ چوتھے دن میں خواب میں رو پڑا اور خواب ہی میں عرض کیا:

"اے میرے قادر خدا تعالیٰ مجھے وہ جماعت بتا جس کی طرف رجوع کروں۔ اس کے بعد مجھے تین احمدی نماز پڑھتے نظر آئے ان کے نام یہ ہیں۔ میاں رحیم بخش صاحب، میاں اللہ بخش صاحب، میاں برکت علی صاحب۔ مجھے آواز دینے والے نے کہا اور انگلی سے اشارہ کیا:

"اس جماعت میں شامل ہو جا"

اس کے بعد میری آنکھ کھلی تو صبح کی اذان ہو رہی تھی۔ میں نے فوری وضو کیا اور میاں رحیم بخش صاحب کے مکان پر پہنچ گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، اٹھو اذان ہو گئی ہے، نماز کا وقت ہے، میں آج نماز آپ کے ساتھ پڑھوں گا۔ میاں اللہ بخش نے کہا جاؤ تم برداشت نہیں کر سکو گے، ہمارے ساتھ نماز پڑھنی کانٹوں کی سیج ہے۔ تمہاری نئی نئی شادی ہوئی ہے تمہاری بیوی چھین لیں گے، پھر تمہیں وہ پیٹیں گے بلکہ تمہیں گھر سے نکال دیں گے۔ انہوں نے آنے والے واقعات سے مجھے آگاہ کر دیا۔ میں نے کہا کہ مجھے نماز پڑھنے دیں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ جب میں نے نماز ان کے ساتھ پڑھ لی تو میں نے کہا کہ مجھے بتاؤ کہ تمہارا اور دوسرے مسلمانوں کا اختلاف کس بات میں ہے۔ کہنے لگے ہم حضرت عیسیٰ ؑ کو فوت شدہ مانتے ہیں اور باقی مسلمان آسمان پر مانتے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور امام مانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا قرآن کریم میں کوئی آیت ہے جس سے حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات ثابت ہوتی ہو۔ انہوں نے کہا ہاں اور مجھے یہ آیت یاد کرا دی:

"یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی .... الخ"

اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ مسیح ؑ کو زندہ ماننے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت نہیں رہ جاتی۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ جب مغرب کی نماز پڑھنے لگو تو مجھے بھی بلا لینا۔ سارا دن میں دعا کرتا رہا۔ جب شام کی اذان ہو گئی تو میاں اللہ بخش صاحب مجھے کہنے لگے کہ آ بھئی اگر تم نے نماز پڑھنی ہے۔ میرا بھائی چراغ دین کہنے لگا کہ تیری نماز تو کسی کے پیچھے ہوتی نہیں تھی تو کیا آج مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھے گا؟

میں نے کہا کہ سوائے مرزائیوں کے میری نماز کسی کے پیچھے نہیں ہوتی۔ جس برتن سے میں نے وضو کیا تھا وہ برتن اسی وقت انہوں نے توڑ دیا۔ میں نے مغرب کی نماز احمدیوں کے ساتھ پڑھی۔ اس کے بعد میرے پاس مولویوں کے جتھے آنے شروع ہوئے اور مجھے سمجھانے والے آئیں اور خدا تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا اور میں ان کو جواب دینے لگا۔

دو دن مجھے کھانے کے لئے کچھ نہ دیا۔ تیسرے دن میں نے جمعہ احمدیوں کے پیچھے پڑھا۔ حج کا دن تھا کہ میرا تایا جو ایک سو بارہ سال عمر پا کر فوت ہوا وہ اور دیگر سب برادران مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس پکڑ کر لے گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کہنے لگے کہ مرزا صاحب بہت نیک آدمی تھے کہ اگر مرزا صاحب کا ایک دعویٰ ہوتا تو ہم مان لیتے۔ ہم اس لئے نہیں مانتے کہ ان کے دعوے بہت ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ دعوے گن کر تو بتاؤ۔ انہوں نے کہا کہ کبھی وہ مہدی بنتا ہے، کبھی وہ مجدد بنتے ہیں، کبھی وہ کرشن بنتے ہیں، کبھی وہ عیسیٰ بنتے ہیں، کبھی مہدی موعود بنتے ہیں۔ انہوں نے تین چار نام گنائے۔

میں نے کہا میں گناتا ہوں گنو۔ دیوا، لیمپ، گیس، بجلی، سراج منیرا۔ وہ کہنے لگے، یہ کیا؟ میں نے کہا "جیسا کہ اوپر والے ناموں کا ایک ہی مطلب ہے اسی طرح ان کا مطلب بھی ایک ہی ہے"۔ میرا یہ فقرہ سنتے ہی مولوی ثناء اللہ صاحب کہنے لگا:

"مرزا صاحب کی کوئی پیش گوئی غلط ہوئی ہو گی میری یہ پیش گوئی غلط نہیں ہو گی۔ اسے مار مار کر ٹکڑے کر دو یہ واپس نہیں آئے گا"

اس دن حج کا دن تھا مجھے ایک میدان میں جو "گجری چوڑھی دی ڈھاب" کہلاتا تھا اور ہمارے گھر کے نزدیک ہی تھا لے گئے۔ میری شادی کو پندرہ بیس دن ہی ہوئے تھے اور میں شادی والے اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ یہاں لوگوں نے میرے مذکورہ بالا تایا کے کہنے پر میرے کپڑے پھاڑ دئے اور مجھے برہنہ کر دیا اور مارنا شروع کر دیا اور میرا تایا مارنے والوں کو کہتا تھا:

"جے ایہہ کسے دی کڑی کڈھ لیاؤندا تے میں ایدی مدد کردا، ایہہ مرزائی ہو گیا اے۔ اینہوں جانوں مار دو میں بڈھا آں میں پھانسی لگ جاواں گا۔ اینہوں بلال بناؤ۔ ایدی نسل نہ ودھے"۔

یعنی اگر یہ کسی کی لڑکی اغوا کر لاتا تو میں اس کی مدد کرتا مگر یہ تو احمدی ہو گیا ہے۔ اس کو جان سے مار دو۔ میں بوڑھا ہوں اس کی سزا میں پھانسی لے لوں گا۔ اس کو بلال بناؤ اس کی نسل نہ بڑھے۔

مارنے والے مارتے بھی جاتے تھے اور ساتھ کہتے کہ مرزا کو کافر کہو۔ میں نے کہا جب میں ایمان لا چکا ہوں تو پھر میں ان کو کافر نہیں کہوں گا، جو تمہاری مرضی ہے میرے ساتھ کرو۔ پھر مارتے اور یہی مطالبہ کرتے۔ اس وقت میری زبان سے یہ لفظ نکلے ۔

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

مار کر میرے منہ میں نالیوں کا پانی ڈالا گیا اور بے ہوشی میں میرے گھر لے گئے اور مجھے عید کے روز صبح کے وقت ہوش آئی۔ اس روز خود بخود انہوں نے یہ بات مشہور کر دی کہ اس نے مرزا کو چھوڑ دیا ہے ادھر احمدیوں نے پولیس میں رپورٹ کر دی۔ عید

fozman foods

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

کی نماز کے بعد پولیس ہمارے گھر آگئی۔ میرے بھائیوں نے رات میری منت کی کہ ہم نے غلطی کی جو ان کے ساتھ ہوگئے۔ اب حالت یہ ہے کہ تمہیں علیحدہ مارا ہے اور ہم بھی پکڑے جائیں گے خدا کے واسطے ہمیں معاف کر دو۔ میں نے کہا کہ جاؤ میں نے تم سب کو معاف کر دیا۔ صبح پولیس آئی اور پوچھا کہ کیا واقعہ ہے کیسے تم کو مارا ہے۔ میں نے کہا کہ گھریلو معاملہ ہے اگر مارا ہے تو کیا ہوا میں کوئی ایکشن نہیں لینا چاہتا۔ احمدی حیران ہوگئے کہ اس قدر مار کھا کر یہ چپ ہوگیا ہے اور اس نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔

تین ماہ میرے بھائیوں نے مجھے نظر بند کر دیا اور کسی کو ملنے نہیں دیا۔ اس دوران میں کوئی نہ کوئی مولوی سمجھانے کے لئے میرے پاس آتے رہے۔ وہ سوال کرتے اور میں جواب دیتا اور اس بات چیت کے نتیجہ میں ۳۵ افراد نے احمدیت قبول کی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

اس پر مولویوں نے کہا یہ گندہ ٹکڑا گوشت کا ہے اس کے ساتھ بات چیت نہ کرو، اس کو گھر سے نکال دو ورنہ یہ اوروں کو بھی گندہ کر دے گا۔ مگر میری ماں اور میرا بھائی چراغ دین مجھے بے گناہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مولویوں کے کہنے پر تم پر ظلم کرتے رہے اب ہمیں سمجھ آگئی ہے تم اپنے خیال میں حق پر ہو۔ یہ لوگ ہمیں دھوکہ دیتے رہے۔ ان مولویوں کے کہنے پر ہم نے تم کو مارا ہے اب تیرا معاملہ بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے اور ہمارا معاملہ بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے جو چاہتے ہو کرو۔ جس قدر ہماری طاقت ہوگی تمہاری مدد کریں گے۔

میری والدہ نے مجھے دو روپے دیئے اور میرے بڑے بھائی چراغ دین نے ایک روپیہ دیا اور کہا کہ قادیان کے جلسہ پر چلے جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں نے ولاویر کا نہیں دیکھا میں قادیان کیسے جاؤں گا۔ میں نے کہا اگر کوئی مجھے قادیان لے جائے تو میں اسے آمدورفت کا کرایہ بھی دوں گا۔ چھ آنے بٹالہ کا کرایہ تھا اس زمانہ میں۔ بھائی برکت علی صاحب کہنے لگے میرے پاس کرایہ نہیں ہے مجھے لے چلو۔ میں نے ایک روپیہ اسے دے دیا میں نے کہا کہ بارہ آنے تمہارا آنے جانے کا کرایہ اور چار آنے تمہارا خرچہ۔ میں بھی ایک روپیہ خرچ کروں گا اور ایک روپیہ میں نذرانہ پیش کروں گا۔

آخر میں اس کو لے کر ۱۹۱۶ء کے جلسہ سالانہ کے لئے قادیان پہنچا تو عصر کی نماز کے بعد مسجد اقصیٰ میں حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی قبر کے ساتھ کھڑے ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا درس دے رہے تھے۔ درس کے بعد بھائی برکت علی صاحب نے آواز دی کہ حضور سراج دین امرتسری آگیا ہے۔ حضور نے فرمایا وہ آگے آجائے۔ اس دن سات آٹھ اور بیعت والے لوگ تھے۔ حضور نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت کے الفاظ کہلائے اور باقی لوگوں نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھے۔ بیعت کر کے جلسہ کے بعد واپس امرتسر چلا آیا۔ جب میں واپس پہنچا تو میری بیوی کی طرف سے فسخ نکاح (تنسیخ نکاح) کا مقدمہ دائر تھا۔ ایک سو پندرہ علماء نے فسخ نکاح کا فتویٰ دیا اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے یہ دعویٰ دائر کیا تھا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

مرا پیغمبرؐ! مرا پیغمبرؐ!

(بجواب مطالبہ اقرارِ شہادت ازاں بزرجمہر "محافظینِ ختمِ نبوت")

مرا پیغمبرؐ، مرا پیغمبرؐ
وجودِ کون و مکاں سے پہلے بھی خاتم الانبیاء رہا ہے
وہؐ تب بھی ختمِ رسل تھا جبکہ یہ عالمِ آن و این نہیں تھا
یہ دور چرخ و زمیں نہیں تھا
حرم نہیں تھا یہ دیں نہیں تھا
جب آدمیت بھی گوندھی مٹی کے گھپ اندھیروں میں سو رہی تھی
نموئے تخلیق ہو رہی تھی
مجھے بتاؤ تو ..... خوشہ چینو!
بزعمِ خود دیں کے شہ نشینو!
جو سب زمان و مکان اسؐ کے
جو سارے حضر و نزیل اسؐ کے
جو نور اسؐ کا، سرور اسؐ کا
جو کوثر و سلسبیل اسؐ کے
جو لوح اسؐ کی، کلام اسؐ کا
کتاب اسؐ کی، پیام اسؐ کا
جو اسمِ اعظم کا ظل کامل ہے نام کوئی تو نام اسؐ کا
تو کون ہو تم اے خوشہ چینو؟
تمہارا کیا ہے اے شہ نشینو؟
ملائکہ ہوں کہ جن و انساں
اسیؐ کے چاکر، اسیؐ کے درباں
سپر ہے اسؐ کی کلامِ رحماں
حذر! حذر! اسؐ کے تم محافظ؟
حذر! حذر! اسؐ کے تم نگہباں؟
وہؐ شاہ والا ..... فقیر ہو تم
وہؐ فخرِ لوح و قلم ہے لیکن بہ خاک تیرہ لکیر ہو تم
وہؐ خاتمیت مآب لیکن اسیر پیر و فقیر ہو تم
حذر! حذر! اسؐ کے تم محافظ؟
حذر! حذر! اسؐ کے تم نگہباں؟
وہؐ مقتداء ہے ..... غلام ہو تم
وہؐ خاصِ خاصانہ رسل ہے، غبارِ لحم و عظام ہو تم
ہے اسؐ سے قائم جہانِ عالم، بے آسرا، بے مقام ہو تم
حذر! حذر! اسؐ کے تم محافظ؟
حذر! حذر! اسؐ کے تم نگہباں؟
اسیؐ کے کلمے پہ جان دو گے؟
تو کچھ تو سوچو کہ مر کے منکر نکیر کو کیا بیان دو گے؟
جو سب کا حصنِ حصین ہے تم اسیؐ کو حفظ و امان دو گے؟
حذر! حذر! اسؐ کے تم محافظ؟
حذر! حذر! اسؐ کے تم نگہباں؟
اسے ضرورت نہیں تمہاری .....
تمہیں ضرورت ہے اسؐ کی، سوچو!
تمہارا محتاج وہؐ نہیں ہے
کہ تم ہو محتاج اسؐ کے، لوگو!
نہ ذات والا صفات اسؐ کی تمہاری تعریف کی ہے طالب
نہ اسؐ کے ذکرِ کریم کو ہے تمہارے الفاظ کی ضرورت
کہ سارے ارض و سما ہیں محو درود، محو سلام اسؐ پر
کہ اسؐ پیغمبر کے ذکر کو خود خدا نے سب سے رفیع کیا ہے
نہ اسؐ کا خلق عظیم ہی تم سے سند افتخار چاہے
نہ اسؐ کی ختمِ رسل ہی تم سے تحفظ و اعتبار چاہے
کہ فتح کی ہر کلید اس کی
ورود اولیٰ و ثانیہ کی بفیض مولیٰ نوید اسؐ کی
و انا له لحافظون کی ورائے دوراں وعید اسؐ کی
وہؐ رحمت للعالمیں ہے جس کو
خدائے جل جلالہ نے
بوقتِ یومِ حساب آخر ہر ایک روح کا شفیع کیا ہے
شہیدیت بھی اسیؐ کا احساں
صدیقیت بھی اسیؐ کا فیضاں
ولائتیں بھی اسیؐ کے دم سے
نبوتیں بھی اسیؐ کرم سے
شریعتوں کا نظام بھی وہؐ
کل انبیاء کا امام بھی وہؐ
اسیؐ سے مہدی، اسی سے عیسیٰؑ
اسیؐ سے ہادی، اسی سے موسیٰؑ
وہؐ زندہ جاوداں نبی ہے
اسےؐ ہی ختمِ رسل ملی ہے
وہؐ جس کو چاہے حسینؑ کر دے، وہؐ جس کو چاہے علیؓ بنا دے
وہؐ جس کو چاہے امام کر دے، وہؐ جس کو چاہے ولی بنا دے
ہو مہدی ظل و مثیل اسؐ کا، مسیح کو اپناؐ نزول کر دے
یہ شانِ ختمِ رسل ہے اسؐ کی، وہؐ جس کو چاہے رسول کر دے
مرا پیغمبرؐ، مرا پیغمبرؐ
ازل سے لے کر ابد کی حد تک حروفِ لولاک کا امیں ہے
وہؐ خود حرم ہے وہؐ خود ہی دیں ہے
مرا نبیؐ ختمِ مرسلیں ہے
وہؐ خاتم الانبیاء رہا ہے، وہؐ خاتم الانبیاء رہے گا
بشانِ مصطفوی ہمیشہ وہؐ سرورِ دوسرا رہے گا
درود اسؐ پر، سلام اسؐ پر
مرا پیغمبرؐ، مرا پیغمبرؐ

(ایچ۔آر۔ساحر۔امریکہ)

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

روزنامہ "الفضل" ۳ اگست کے مطابق بورے والا (پاکستان) کے احمدی ڈاکٹر محترم نصیر احمد منصور صاحب ماہر امراض چشم کو پیشہ طب میں بہترین کارکردگی دکھانے پر ایک گرانقدر ایوارڈ American Biographical Institute inc. Gold Record of Achievement for 1996. کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ABI بورڈ نے ۹۶ء کے ایڈیشن میں آپکا نام شامل کیا ہے۔ قبل ازیں ۸۵-۸۴ء میں بائیوگرافیکل انسائیکلوپیڈیا آف پاکستان میں آپکی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب اب تک آنکھوں کے ۵۰ ہزار سے زائد کامیاب میجر آپریشن کرچکے ہیں جو ایک ریکارڈ ہے۔ پاکستان کے تمام قومی اخبارات نے محترم ڈاکٹر صاحب کے اعزاز کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کرتے ہوئے بھرپور خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آپ ۱۳ سال تک جماعت احمدیہ بورے والا کے صدر بھی رہے اور وہاں مسجد کی تعمیر اور مشن ہاؤس کی خرید آپکے دور میں ہوئی۔

★★ اسی شمارہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ کے بارے میں مضمون شامل اشاعت ہے۔ آپکی سادگی کا یہ عالم تھا کہ اپنے زمانہ خلافت میں اکثر دوپہر کا کھانا کھا کر مسجد نبوی میں ہی قیلولہ کیا کرتے اور جب اٹھتے تو سنگریزوں کے نشان آپؓ کے بدن پر نمایاں ہوتے۔ آپکے دور میں ہی مسجد نبوی کو پختہ کیا گیا۔ آپؓ کاتب وحی بھی تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلاطین کو آپؓ نے خط تحریر کئے تھے۔ قرآن کریم کو آپؓ ہی کے دور میں جمع کیا گیا۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا قیامت کے دن حضرت عثمانؓ کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ حضرت عبداللہؓ بن سمرہ راوی ہیں کہ ایک ضرورت کے وقت آپؓ نے اس درجہ مالی قربانی کی کہ آنحضورؐ نے خوش ہو کر فرمایا اب عثمان جو چاہے کرے۔ خدا نے اسے اپنی مغفرت کے دامن تلے لے لیا ہے۔

★ ★ ★

جاپان میں مقیم ۱۳ سالہ ایک احمدی نوجوان رضوان احمد نے جمناسٹک کا کھیل شروع کرنے کے ۲ ماہ بعد جاپان کے نیشنل چیمپئن کو ہرادیا۔ چنانچہ اٹلانٹا میں اولمپک مقابلوں سے پہلے جاپانی انتظامیہ نے اپنے نیشنل چیمپئن کو عالمی کھلاڑیوں کے ساتھ تجربہ کا موقع دینے کے لئے نمائشی مقابلہ کا اہتمام کیا تو عزیزم رضوان نے دو مقابلوں میں اول اور ایک میں دوم پوزیشن حاصل کی۔ چونکہ انہیں جاپانی شہریت حاصل کئے ہوئے ابھی تین برس نہیں ہوئے ہیں اسلئے وہ امسال اولمپک مقابلوں میں حصہ نہیں لے سکے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشے۔ روزنامہ "الفضل" نے ۸ اگست کی اشاعت میں عزیز رضوان کی کامیابیوں سے متعلق مختصر رپورٹ شائع کی ہے۔

★★ اسی شمارہ میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ کے بارے میں محترم مولانا غلام باری سیف صاحب مرحوم کا مضمون شائع ہوا ہے۔ آپؓ کا نام عبدالعزیٰ تھا بچپن میں یتیم ہو گئے تو چچا نے پرورش کی اور اونٹ، بکریوں کا ریوڑ بھی دیا۔ صداقت اسلام کے قائل ہوئے لیکن چچا کے ڈر سے اظہار نہ کیا۔ فتح مکہ کے بعد اظہار کیا تو چچا نے سب کچھ واپس لے لیا حتی کہ بدن کے کپڑے بھی اتا رلئے۔ آپؓ نے اپنی ماں سے ایک چادر لی اور مدینہ چل دیئے۔ سحری کے وقت مدینہ پہنچ کر مسجد میں بیٹھ گئے۔ آنحضورؐ کو معلوم ہوا تو ان کا نام عبداللہ رکھا اور ذوالبجادین (دو چادروں والا) لقب دے کر اصحاب الصفہ میں شامل کرلیا۔ چنانچہ آپؓ آنحضورؐ سے قرآن پڑھتے اور مسجد نبوی میں عجیب ذوق سے اسکی تلاوت کیا کرتے۔ ایک روز حضرت عمرؓ نے آنحضورؐ سے عرض کیا کہ اس بدو کی قرات نماز میں مخل ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا "عمر اسے کچھ نہ کہو۔ یہ تو گھر بار چھوڑ کر خدا اور اس کے در پر دھونی رما بیٹھا ہے"۔

غزوہ تبوک سے پہلے انہوں نے آنحضورؐ کی خدمت میں شہادت پانے کی دعا کے لئے عرض کیا تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا عبداللہ کیکر کا چھلکا لاؤ۔ آپؓ چھلکا لائے تو آنحضورؐ نے چھلکا ان کے بازو پر باندھ دیا اور دعا کی اللہ میں کفار پر اس کا خون حرام کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی حضور میں تو شہادت کا طلبگار ہوں۔ فرمایا جب تم خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو اگر تپ سے بھی مرجاؤ تو شہید ہوگے۔ چنانچہ تبوک کے میدان میں آپؓ کو تپ چڑھا اور وفات پاگئے۔ رات کو تدفین ہوئی تو آنحضرتؐ نے دست مبارک سے قبر پر پتھر رکھے اور دعا کی "بار الٰہ آج کی شام تک میں اس سے خوش رہا ہوں تو بھی اس سے راضی ہوجا"۔

★ ★ ★

ماہنامہ "البصیرت" بریڈفورڈ (برطانیہ) نے اپنی اشاعت کے ۲۰ سال مکمل ہونے پر جولائی ۹۶ء میں خاص نمبر شائع کیا ہے۔

★★ اس میں ایک خصوصی مضمون میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ۱۹۹۱ء میں حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ بھارت کے بعد ہندوستان میں جماعتی ترقی پر روشنی ڈالی ہے اور تبلیغی مناظروں میں جماعت احمدیہ کے مقابلہ پر مخالفین سلسلہ کی شکست کا ذکر کیا ہے۔ نیز مالی قربانی کا جائزہ پیش کیا ہے جو گذشتہ چار سالوں میں قریباً دوگنا ہو چکی ہے۔ آخر میں ان مختلف تعمیراتی اور ترقیاتی پروگراموں کا ذکر بھی کیا ہے جو اس وقت قادیان میں جاری ہیں۔

★★ نو سو سال قبل انگلستان کے بادشاہ اوفا نے اپنے ملک میں پہلا باقاعدہ سکہ رائج کیا۔ سونے کا یہ سکہ برٹش میوزیم میں آج بھی موجود ہے جس کے ایک طرف بادشاہ کا نام درج ہے اور دوسری طرف کلمہ طیبہ۔ امکان ہے کہ درپردہ بادشاہ مسلمان ہوگیا تھا۔ جبکہ عیسائی مؤرخین کہتے ہیں کہ چونکہ بادشاہ ان پڑھ تھا اس لئے ممکن ہے اسے مسلمانوں کا کوئی سکہ پسند آگیا ہو جس پر کلمہ درج ہو اور اسے رائج کرنے کا حکم دیدیا گیا ہو۔

محترم بشیر احمد خانصاحب رفیق "مسجد فضل لندن کی ابتدائی تاریخ" بیان کرنے سے پہلے اسلام کے انگلستان میں نفوذ کے ضمن میں یہ واقعہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ملکہ الزبتھ اول کے زمانہ میں جب ہسپانیہ کے بحری بیڑے سے خطرہ لاحق ہوا تو ملکہ نے عثمانی سلطنت سے مدد طلب کی۔ چنانچہ عثمانی جرنیل انگلستان پہنچے۔ انہیں برائٹن میں ٹھہرایا گیا جہاں انہوں نے اپنی قیام گاہ کے ایک کمرہ کو مسجد میں تبدیل کرکے دیواروں پر کلمہ تحریر کیا۔ ۱۹۲۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس کمرہ کو دیکھا۔ تقریباً ۱۸۹۰ء میں مسٹر عبداللہ کوئلم نامی ایک انگریز نے اسلام قبول کر کے لورپول میں ایک کمرہ کو مسجد میں تبدیل کرکے تبلیغ شروع کی۔ انکی وفات کے بعد ورثاء نے ان کا مکان فروخت کر دیا۔ ۱۸۹۶ء میں ڈاکٹر لائیٹز نے ہندوستان میں چندہ جمع کرکے ووکنگ میں ایک مسجد بنائی جو اب تک قائم ہے۔

۱۹۱۴ء میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے انگلستان میں احمدیہ مسلم مشن کا سنگ بنیاد رکھا اور ۱۹۲۰ء میں مسجد فضل لندن کے لئے ایک قطعہ زمین خریدا۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور ۱۹۲۶ء میں اس کی تعمیر کی تکمیل ہوئی۔ یہ مسجد نہ صرف اسلامی تبلیغ بلکہ ہندوستان میں مقیم مسلمانوں کی آزادی کا مرکز بھی بن گئی۔ بہت سے مسلم اور غیر مسلم راہنما یہاں تشریف لاتے رہے جن میں شاہ فیصل، محمد علی جناح، علامہ اقبال، شاہ لیبیا ادریس، لائبیریا کے صدر ٹب مین، سر فیروز خاں نون، سر عبدالقادر، مولانا غلام رسول مہر اور کئی مشہور مستشرقین مثلاً منٹگمری واٹ، کینتھ کریگ اور سر آرتھر قلبی شامل ہیں۔ شاہ ایران نے اس مسجد کے لئے قطب نما تحفۃً بھجوایا تھا۔

★★ اسی خصوصی اشاعت کے انگریزی حصہ میں "البصیرت" کی ۲۰ سالہ تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اور محترم عابد احمد صاحب کے قلم سے "تبلیغ گائیڈ" کے عنوان سے ایک عمدہ مضمون شامل اشاعت ہے جس میں تبلیغ کے لئے ۱۵ مختلف ذرائع بیان کئے گئے ہیں۔ نیز جرمنی اور غانا کے امراء نے اپنے اپنے ممالک میں احمدیت کی ترقی کا ذکر کیا ہے۔

★★ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کی بنیاد ۱۹۶۳ء میں چوہدری رحمت خان صاحب امام مسجد فضل لندن نے رکھی تھی اور لندن سے باہر انگلستان کی یہ پہلی جماعت تھی۔ محترم چوہدری منصور احمد صاحب اسکے پہلے صدر تھے۔ ۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بریڈفورڈ کا دورہ بھی فرمایا۔ ۷۵ء میں یہاں پہلے مرکزی مبلغ محترم امین اللہ سالک صاحب تعینات ہوئے۔ آجکل ریجنل مبلغ محترم طاہر سلبی صاحب ہیں اور محترم عبدالباری ملک صاحب صدر جماعت ہیں۔

اردو اور انگریزی میں بعض دیگر مضامین کے علاوہ یہ شمارہ بہت سی تصاویر سے بھی مزین ہے۔

★ ★ ★

بقیہ:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کی جھلکیاں

(تیسری قسط)

ایک دوست نے بائبل کے حوالہ سے پوچھا کہ زبور میں تو لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ واپس آئیں گے۔ حضور نے سوال کرنے والے دوست سے پوچھا کہ وہ حوالہ کہاں ہے، جسے آپ پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضور کے ارشاد پر وہ حوالہ پیش کیا گیا جسے ملاحظہ کرنے کے بعد حضور نے فرمایا کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے گیتوں میں پیش گوئی کے رنگ میں ایک مضمون بیان ہوا ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے حالات پر چسپاں ہوتا ہے۔ اور اس کے مطابق حضرت عیسیٰؑ ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے اور جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے تو اس بارہ میں وہی بتا سکتے ہیں کہ ان واضح دلائل کے باوجود وہ کیوں اس قسم کے غلط عقائد پر یقین رکھتے ہیں۔

حضور پرنور کی اس مجلس سوال و جواب میں ایک بجے تک بہت سے احباب مختلف نوعیت کے سوالات پوچھتے رہے اور حضور انور کمال بشاشت سے ان کے جوابات عطا فرماتے رہے۔ یہ سوالات اس سے پہلے بھی اس دورہ جرمنی کے دوران مختلف تقاریب میں حضور سے پوچھے جاتے رہے اور ان کا مختصر ذکر اس رپورٹ میں پہلے گزر بھی چکا ہے۔ یہ مجلس ایک بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی جس میں بہت سے حاضرین مجلس نے شرکت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اور مجلس میں موجود جملہ احباب نے ایک مرتبہ پھر تجدید بیعت کی سعادت حاصل کی۔ الحمدللہ۔

مجلس کے اختتام پر حضور ہال سے باہر گاڑیوں کے پاس تشریف لے گئے، وہاں بعض نواحمدیوں کی خواہش پر ان کے اور ان کے بچوں کے ساتھ تصاویر بنوائیں پھر جرمنی سے ہالینڈ کے لئے روانہ ہوگئے۔ روانگی سے قبل حضور نے دعا کرائی اور امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو گلے لگاتے ہوئے مبارک باد دی اور جلسہ اور دورہ کے شاندار انتظامات پر اظہار خوشنودی فرمایا اور نہایت پیار کے ساتھ فرمایا کہ میں آپ کو تمام جرمنی جماعت کی نمائندگی میں گلے لگا رہا ہوں پھر حضور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور مع افراد قافلہ Nunspeet (ہالینڈ) کے لئے احباب جماعت کے پرجوش دعائیہ نعروں کی گونج میں روانہ ہوئے۔ الحمدللہ۔ اللہ کرے کہ ہمارے پیارے آقا ہر لحہ اللہ کی خاص حفاظت میں رہیں۔ اور آپ کی صلاحیتوں اور استعدادوں میں ہر لحہ بےپناہ برکتیں نازل ہوتی رہیں۔ آمین۔

(رپورٹ: محمد الیاس منیر مبلغ جرمنی)

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(مینجر)

Attanayake & Co.
Solicitors

Consult us for your legal requirements such as:
Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

14/10/1996 - 23/10/1996

1 JUMADI UL THANI
Monday 14th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Quiz- Nusrat Jehan Academy Vs Al-Ahmed Academy (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe- Documentary Ghanian Jamaat undertakes Waqar-e-Amal
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Quiz- Nusrat Jehan Academy Vs Al-Ahmed Academy (R)
07.00	Dars-ul-Quran (2 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.30	A Letter From London
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi"(saw) Written by Dr Mir Mohammad Ismail Sahib- Read by Fareed Ahmad Naveed (Part 1)
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Prog.- Jalsa Salana Indonesia '96
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	MTA Sports -Indoor European Hockey Championship- Germany
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme 1) Begegnung mit Hazoor - Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit "Basteln & Malen" - Handicraft & Painting
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

2 JUMADI UL THANI
Tuesday 15th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports -Indoor European Hockey Championship- Germany
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme -
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Programme : Interview With Mirza Abdul Haque Sahib (Part 1)
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon 12.5.89, Nasir Bagh - Frankfurt, Germany
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Medical Matters: - Cancer - Dr. Salah-ud-Din
15:30	Conversation with a new convert - Mukarram Tariq Mahmood
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Prog - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1) Spiel, Spaß, & Spannung "Hor zu" - Fun, Games & Suspence 2) Kinder Lernen Namaz - Children Learn Namaz
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

3 JUMADI UL THANI
Wednesday 16th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters :- Cancer - Dr. Salah ud Din
02.30	Conversation with a new convert - Mukarram Tariq Mahmood
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme :Interview With Mirza Abdul Haque Sahib (Part 2)
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme - Waqar -i- Amal
13.30	Abgeenay- Hadhrat Syeda Aman Jan Sahiba (Part 2)
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Durr-i-Sameen - Part 12
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Hazoor auf dem 2) Tic Tac - Quiz Programme 3) Nazm
20.00	Urdu Class (N)
21.00	MTA Life Style - Al Maidah -Kaddu Ka Halwa
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

4 JUMADI UL THANI
Thursday 17th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 12 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Sindhi Programme -
08.00	MTA Lifestyle - Al Maidah "Kaddu ka Halwa" (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Prog - Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (a.s) -Seerat Hadhrat Arofhe Khan (r.a)
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih
15.00	Quiz Prog - on Seerat Khatum-un-Nabiyeen - by Majlis Khuddam Pakistan - Part 4
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 12
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1) Hadith 2) Sport 3) Eure Briefe - Your Letters 4) Ich zeig dir was "Behinderten Schule I" - I am showing you something "School for the Disabled" Part 1
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Entertainment- Bazm-e-Moshaira: Ch. Mohammad Ali Kay Saath Aik Shaam
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Dutch
23.30	Various Programme

5 JUMADI UL THANI
Friday 18th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Prog -on Seerat Khatum-un-Nabiyeen - by Majlis Khuddam Pakistan - Part 4
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 12 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Ch. Mohammad Ali Kay Saath Aik Shaam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Programme - Seerat Hadhrat Khalifa Rasheed-ud-din
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV -
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends
15.15	MTA Variety - Quiz Lajna Rabwah - Mirpoor Khas, Faisalabad, Lahore, Rawalpindi, Multan
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran
19.00	German Programme - 1) Hadith 2) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 3)Willkommen in Deutschland - "Reißmuseum" - A visit to Reiß Museum 4) Nazam
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends
23.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV -

6 JUMADI UL THANI
Saturday 19th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Quiz Lajna Rabwah - Mirpoor Khas, Faisalabad, Lahore, Rawalpindi, Multan
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety (R)
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV -
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Urdu Programme: Reply to Allegations by Maulana Abdul Sultan Tahir Sahib
11.00	Urdu Class
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Centenary Celebration of the Philosophy of The Teachings of Islam - 29.9.96 - Mahmood Hall, UK - Part 1
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.30	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Variety Programme - Quiz Nusrat Jehan Academy Rabwah
19.00	German Programme 1) Der Discussionskreis - Discussion Circle 2) Kindersendung mit Ameer Sb - Children Program with Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Islam by B.A. Rafiq Sahib - "Fateh Mecca"
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

7 JUMADI UL THANI
Sunday 20th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Variety Programme - Quiz -Nusrat Jehan Academy Rabwah Bait Bazl , Nasirat ul Ahmadiyya , Pakistan
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Variety Programme - Quiz - Nusrat Jehan Academy Rabwah
07.00	Sindhi Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	A Page From the History of Islam "Fateh Mecca" by : B.A Rafiq
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV on the occassion of the Centenary of The Philosophy of the Teachings of Islam - 29.9.96 - Mahmood Hall - UK
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.30	Around The Globe: Documentary on Abu Dhabi
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Q/A Session with Albanian-Bosnians - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Düsseldorf - 1.9.96 - Part 1
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner- Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Pakistan
19.00	German Programme 1) Nasirat Grips 2) Zeit Zum Diskutieren Integration des "Islams In Deutschland" - Group discussion 3) Mehr uber Jalsa '96- More about Jalsa '96
20.00	Urdu Class (N)
21.00	A Letter from London
21.30	Dars-ul-Quran (2 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese

8 JUMADI UL THANI
Monday 21st October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Variety Programme - Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Pakistan
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe: Documentary on Abu Dhabi
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Chinese
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Variety Programme: Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Pakistan
07.00	Dars-ul-Quran (2 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (1995) (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi" (saw) ,Written By :Dr Mir Mohammed Ismail Sahib , Read By :Fareed Ahmed Naveed
11.00	Urdu Class (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme-
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	M.T.A.Sports- Ansarullah Sports - Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Program 1)Begegnung mit Hazoor -Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit , Basteln "Handicraft"
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

9 JUMADI UL THANI
Tuesday 22nd October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports- Ansarullah Sports - Rabwah
03.30	Urdu Class (R)
04.30	Learning Norwegian
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme: Hamari Tareekh - Mukarram Mujeeb ur Rehman Advocate - Part 1
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV- (19.5.89) Mahmud Mosque , Zurich ,Switzerland
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Medical Matters - "Drug Abuse" , Dr. Sultan A. Mobashir -Dr. Lateef Ahmad Qureshi
15.30	A Talk with a New Convert - Mukarram Master Ali Akber
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Norwegian Prog-Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Spiel, Spaß und Spannung - Fun, Games and Suspence 2) Eure Briefe - Your Letters 3) Kinder stellen vor "Tier wird vergestellt" - Animal Program 4) Kinder Lernen Namaz
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

10 JUMADI UL THANI
Wednesday 23rd October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - "Drug Abuse" , Dr. Sultan A. Mobashir -Dr. Lateef Ahmad Qureshi
02.30	A Talk with a New Convert -Mukarram Master Ali Akber
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme:Hamari Tareekh - Mukarram Mujeeb ur Rehman Advocate - Part 2
11.00	Urdu Class (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme :
13.30	Abgeenay -
14.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson- With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Durr-i-Sameen - Part 13
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Islamische Presseschau 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah -Kitchen Hygiene
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, October 11, 1996 No. 41

مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ وفات پاگئے

"اناللہ۔ ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"

لندن (نمائندہ الفضل)۔ امیر جماعت احمدیہ برطانیہ، مکرم آفتاب احمد خان صاحب مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء، بروز منگل اپنے گھر میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم دس سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر تھے۔ آپ نے اپنے عرصہ امارت میں جماعت کی ترقی اور بہبود کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

اس وصال کی اطلاع جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ہارٹلے پول میں پہنچی تو حضور اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں پہلے مکرم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کے گھر ان کی اہلیہ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ سے تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے مسجد فضل لندن پہنچ کر مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب، نائب امیر یو۔ کے۔ کو بطور امیر برطانیہ مقرر فرمایا اور آپ کی نگرانی میں مکرم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کی تجہیز و تکفین کے جملہ انتظامات کئے گئے۔

مورخہ ۴ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے میت محمود ہال میں رکھی گئی جہاں آنے والے احباب نے اپنے مرحوم امیر صاحب کے چہرہ کی زیارت کی۔ نماز جمعہ سے کچھ دیر پہلے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محمود ہال تشریف لائے اور مرحوم آفتاب احمد خان کا چہرہ دیکھا، اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس کے بعد حضور نے ان کے تابوت کو کندھا دیا اور دیگر خدام کے ساتھ مسجد فضل سے باہر محراب تک پہنچایا تاکہ بعد نماز جمعہ نماز جنازہ ادا کی جاسکے۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیات کے حوالہ سے یہ مضمون بیان فرمایا کہ اس دنیا کی ہر چیز مٹنے والی اور ختم ہونے والی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کے وصال کے نتیجہ میں جو خلاء ہمارے اندر پیدا ہوا ہے وہ خلاء اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے بکثرت پیدا ہوں۔ آپ انگلستان کے امیر تھے اور آپ نے شاندار اور کامیاب امارت فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ جب مجھے ان کے وصال کی اطلاع ملی میں ہارٹلے پول میں تھا۔ اور سوائے اس کے میرے دل سے کوئی آواز نہیں اٹھی کہ "اناللہ۔ ہمارا پیارا بھائی ہم سے جدا ہو گیا"۔

حضور ایدہ اللہ نے تذکرہ سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کا ذکر بھی فرمایا جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت سے درج ہے کہ "تھوڑی غنودگی سے الہام ہوا "اناللہ، ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"۔ حضور نے فرمایا کہ اس الہام میں ایک معین شخص نہ بتا کر اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ ایسے بہت سے پاک وجود اس دنیا سے رخصت ہوتے رہیں گے جن کے وصال کی خبر سے مومنوں کے دل سے یہ آواز اٹھے گی "اناللہ، ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"۔

حضور ایدہ اللہ نے آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کی نیکیوں اور خوبیوں کا مختصراً ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مرحوم ۲۴ ستمبر ۱۹۲۴ء کو پیدا ہوئے۔ آپ ثناء اللہ خان صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ اے۔ کیا۔ ابتدائی طور پر گارڈن کالج راولپنڈی میں لیکچرار رہے۔ پاکستان بننے کے بعد وزارت خارجہ میں ملازمت شروع کی۔ سیاسی مبصر کی حیثیت سے مختلف ممالک میں خدمات سرانجام دیں۔ وزارت خارجہ میں ڈائریکٹر جنرل رہے۔ اٹلی اور یوگوسلاویہ میں سفیر رہے۔ حضور نے فرمایا ۱۹۸۶ء میں انہیں جماعت احمدیہ برطانیہ کا امیر مقرر کیا گیا ان کو جیسا میں نے تیار کیا اس رنگ میں وہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ہمیشہ میرے مشورہ سے قدم اٹھاتے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی رائے کو بھی بے تکلفی سے میرے سامنے پیش کر دیا کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے ان سے بیرونی تعلقات میں بھی بہت کام لیا ہے بحیثیت ایک نہایت ذہین، کامیاب اور شریف النفس ڈپلومیٹ کے ان کا تعلق اپنے ماتحتوں سے بھی بہت گہرا تھا اور اپنے افسران سے بھی بہت گہرا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے مرحوم کا نہایت محبت بھرا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آفتاب احمد خان صاحب نے جملہ فرائض بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دئے اور بہت نیک انجام کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ حقیقتاً "اناللہ، ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"، اور اس دنیا میں چل دیا جو دائمی ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی جبروت و جلال اور مالکیت جلوہ گر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس وقت آپ کو اپنی رحمت کے سائے تلے رکھے۔

نماز جمعہ و عصر کے ادا کرنے کے بعد حضور نے مسجد فضل کے احاطہ میں تشریف لا کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اس موقع پر وانڈزورتھ کے علاقہ کی ڈپٹی میئرس، جناب ڈیوڈ ملر ممبر آف پارلیمنٹ، سابق میئر وانڈزورتھ اور دیگر سوشل اداروں کے نمائندے موجود تھے۔ اور انہوں نے حضور انور سے فرداً فرداً اظہار تعزیت کیا اور آفتاب احمد خان صاحب کی خدمات اور صلاحیتوں کو سراہا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے احباب کثرت سے دور دراز سے علاقوں سے سفر کر کے تشریف لائے تھے۔ اس کے علاوہ یورپ کے کئی ممالک کے امراء یا ان کے نمائندگان بھی نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت تدفین کے لئے بروک وڈ احمدیہ مسلم قبرستان لے جائی گئی۔ ۴ بجے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قبرستان تشریف لائے اور آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کی میت کو کاندھا دیا، اپنے ہاتھ سے قبر میں اتارا اور مٹی ڈالی۔ آپ کی تدفین مقبرہ موصیان میں ہوئی۔ قبر کی تیاری کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

ادارہ الفضل اپنی طرف سے اور تمام قارئین الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرحوم کی اہلیہ، بچوں اور تمام لواحقین سے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دلی تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے زیر اہتمام "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی صدسالہ تقریب

(لندن۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) مجلس انصار اللہ برطانیہ کے زیر اہتمام باقاعدگی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجالس سوال و جواب کا ایک سلسلہ جاری ہے۔ مؤرخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۹۶ء کی تقریب خاص طور پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی معرکتہ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی صدسالہ تقریبات کے سلسلہ میں منعقد کی گئی تھی۔ محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب صدر مجلس انصار اللہ کی صدارت میں کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے اس تاریخی کتاب کا مختصر طور پر تعارف پیش فرمایا جس کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا تھا کہ یہ مضمون عام انسانی کوشش کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ یہ ان نشانوں میں سے ایک ایسا نشان ہے جسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہے۔ آپ کے علاوہ مکرم سلیم احمد صاحب ملک، مکرم مولینا منیرالدین صاحب شمس (ایڈیشنل وکیل التبشیر)، مکرم مظفر کلارک صاحب، اور مکرم راویل بخاریو صاحب نے نہایت اختصار کے ساتھ مختلف موضوعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کتاب کا تعارف پیش فرمایا۔ مکرم راویل صاحب اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے کہ حسب پروگرام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۶ بجے اس مجلس میں رونق افروز ہوئے اور ابتدائی پروگرام کے اختتام کے ساتھ ہی سوالات کا سلسلہ شروع ہوا جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اکثر سوالات "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں بیان فرمودہ موضوعات کے حوالہ سے کئے گئے۔ محمود ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ خواتین کے لئے نصرت ہال میں جگہ بنائی گئی تھی۔ اس تقریب میں سوا سو سے زائد غیر از جماعت مسلم و غیر مسلم مہمان شامل ہوئے۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد محمود ہال سے ملحقہ لان میں خوبصورت مارکی میں مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام تھا۔ عشائیہ کی اس تقریب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔

برطانیہ میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے موضوع پر یہ دوسری صد سالہ تقریب تھی۔ اس تقریب کی تیاری کے دوران (مرحوم) آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کو طلباء کی ایک دعوت پر امریکہ جانا پڑا۔ واپسی کے لئے جہاز پر ان کی سیٹ ۲۹ ستمبر کو کنفرم نہ تھی۔ جانے سے قبل ان سے درخواست کی گئی کہ وہ مجلس انصار اللہ کی اس تاریخی تقریب میں شامل ہوں تو فرمانے لگے کہ خواہش تو بہت ہے اور اس کے لئے کوشش کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری فرما دی اور وہ اس تقریب میں شامل ہو سکے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم آفتاب احمد خان صاحب کو اپنے داہنے ہاتھ بیٹھنے کی دعوت دی۔ اس طرح برطانیہ میں منعقد ہونے والی یہ ان کی زندگی کی آخری تقریب تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

(رپورٹ۔ بشیرالدین سامی۔ نمائندہ الفضل لندن)

موصیان کرام سے گزارش

رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو فوری آگاہ رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے ایسے موصیان جو پاکستان سے بیرون ملک آئے ہیں فوری طور پر دفتر وصیت کو اپنے نئے ایڈریس سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد